روزنامہ

WATTAN

The Urdu Daily

وطن

بڈگام

جمعہ

19 جولائی 2024

FRIDAY

19-JULY-2024

صفحہ 08 منقبت پڑھ کر مداحوں کو خوش کیا

صفحہ 08 ہاردک پانڈیا کی اہلیہ نے بھارت چھوڑ دیا

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 157 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 157 ■ جلد: 14 ■

نئی دہلی میں وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد

ملی ٹنٹ حملوں کے پیش نظر صورتحال کا جائزہ

مسلح افواج کی انسداد دہشت گردی کارروائیوں سے متعلق جانکاری حاصل کی

سرینگر/18 جولائی//

جموں بڑھتے ملی ٹنٹ حملوں کے پیش نظر نئی دلی میں وزیر اعظم نریندر مودی کی سربراہی میں اعلیٰ سطح سیکورٹی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں تمام صورتحال کا جائزہ ولیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کی سہ پہر کو کابینہ کمیٹی برائے سیکورٹی کی میٹنگ کی صدارت کی جس میں وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ بھی شامل تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ میٹنگ جموں وکشمیر میں ملی ٹنٹ حملوں کے درمیان ہوئی تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ میٹنگ کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے امیت شاہ، قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول اور جموں کشمیر کے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا سے بات کی، اور انہیں مسلح افواج کی انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں سمیت سیکورٹی سے متعلق صورتحال کا جائزہ دیا گیا۔ ذرائع نے این ڈی ٹی وی کو بتایا کہ وزیر اعظم نے مسلح افواج کی انسداد دہشت گردی کی صلاحیتوں کی مکمل تعیناتی کی ہدایت کی۔ میٹنگ میں وزیر اعظم کو سیکورٹی حکام نے جموں وکشمیر میں امن وامان کی موجودہ صورتحال پر تفصیلی جانکاری دی جبکہ اس کے علاوہ فوجی اہلکاروں پر حملہ پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ خیال رہے کہ جموں وکشمیر پولیس نے خطے میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کی سرگرمیوں کے خلاف ایک بڑا آپریشن شروع کیا ہے، جس میں گزشتہ 32 مہینوں میں کارروائی میں افسران سمیت 48 فوجی اہلکار مارے گئے ہیں۔ اس سے قبل وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے بھی نئی دلی میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی تھی جس دوران انہوں نے جموں خطے میں بڑھتے ملی ٹنٹ حملوں کے بارے میں تفصیلی جانکاری حاصل کرلی تھی۔ گزشتہ ماہ چھ فوجی زخمی اور نوشہری ہلاک ہوئے تھے۔ موخر الذکر کی موت اس وقت ہوئی جب دہشت گردوں نے ریاسی میں زائرین سے بھری بس پر حملہ کیا۔ بس کھائی میں گر گئی اور 33 افراد زخمی بھی ہوئے۔ مئی میں پونچھ۔۔۔101

کپواڑہ کے کیرن سیکٹر میں دراندازی کی کوشش ناکام

دو بھاری ہتھیاروں سے لیس ملی ٹنٹ ہلاک، جنگلات میں تلاشی آپریشن جاری

سرینگر/18 جولائی//

سرحدی ضلع کپواڑہ کے کیرن سیکٹر میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ ایک اور دراندازی کی کوشش کے دوران دو دراندازوں کو ہلاک کردیا گیا ہے۔ دفاعی ترجمان نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ جنگلات میں تلاشی آپریشن جاری ہے۔ سی این آئی کے مطابق کپواڑہ کے کیرن سیکٹر میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ فوج نے دراندازی کی کوشش کے دوران دو دراندازوں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ علاقے میں کنٹرول لائن کے قریب فائرنگ واقعہ پیش آیا جس کے بعد۔۔۔102

بارہمولہ میں خاتون درخت سے گر کر لقمہ اجل

سرینگر/18 جولائی//

شمالی ضلع بارہمولہ کے مضافات میں بدھ کی شام دیر گئے اس وقت کہرام مچ گئی جب خاتون درخت سے گرنے کے بعد لقمہ اجل بن گئیں۔ سی این آئی کو نمائندے نے اس ضمن میں تفصیلات کے مطابق بارہمولہ ضلع میں بدھ کی دیر شام ایک درخت سے گرنے سے خاتون لقمہ اجل بن گئیں۔ نمائندے نے تین شاہدین کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ۔۔۔103

لیفٹننٹ گورنر نے سرینگر میں کشمیر کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا کیا افتتاح

سرینگر/18 جولائی//

ہماری توجہ موجودہ اور مستقبل کی ملازمت کے عہدوں کیلئے درکار مہارتوں کے مطابق صلاحیتوں کی تعمیر پر ہونی چاہیے کا اعلان کرتے ہوئے لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں تعلیم کے شعبے میں کی گئی اصلاحات پر روشنی ڈالی، تاکہ جموں کشمیر میں اسٹارٹ اپس، اختراعات اور انٹر پرینیورشپ کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں وسیع مواقع تلاش کرنے کے لیے کچھ قیمتی تجاویز بھی دیں۔ انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کمپنیوں میں پیشہ ور افراد کی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ سی این آئی کے مطابق لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے سرینگر کے رنبیر گڑھ میں کشمیر کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کا افتتاح کیا۔ اس۔۔۔104

جنگ سے سبق حاصل کرنا اہم، غلطی نہیں دہرانی چاہئے

ٹیکنالوجی میں تبدیلی اور جغرافیائی سیاسی بہاؤ کی وجہ سے جنگ کا کردار تبدیل ہو رہا ہے

سرینگر/18 جولائی//

کرگل جنگ کی کامیابی میں فوج کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے چیف آف ڈیفنس سٹاف جنرل انیل چوہان نے کہا کہ جنگ سے سبق حاصل کرنا اہم ہے اور ایک ہی غلطیاں نہیں دہرانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کی یادوں کو یاد کرنے کے علاوہ، اس کے بعد کے نتائج کو دیکھنا اور مستقبل کیلئے صحیح سبق لینا بھی ضروری ہے۔ سی این آئی کے مطابق کرگل جنگ کی 25 ویں برسی کے موقع پر منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سی ڈی ایس جنرل انیل چوہان نے کہا کہ "ہمیں وہی غلطیاں نہیں دہرانی چاہئے"۔ انہوں نے کہا "جنگ اور جنگ ایک بہت، بہت تیز رفتاری سے تیار ہو رہی ہے۔ ٹیکنالوجی میں تبدیلی اور جاری جغرافیائی سیاسی بہاؤ کی وجہ سے ان کا کردار اور فطرت تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے"۔ جنرل چوہان۔۔۔105

سپریم کورٹ کو 2 نئے جج مل گئے

ججوں کی منظور شدہ تعداد 34 ہوگئی

سرینگر/18 جولائی//

مرکزی حکومت کی جانب سے منظوری ملنے کے بعد سپریم کورٹ کو اب دو نئے جج مل گئے ہیں، ان نئے ججوں کو چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے حلف دلایا۔ دونوں ججوں کی تقرری کے بعد سپریم کورٹ میں ججوں کی منظور شدہ تعداد 34 ہوگئی۔ سی این آئی کے مطابق مرکزی وزارت قانون کی جانب سے ہری جھنڈی دینے کے بعد عدالت عظمیٰ میں دو نئے ججوں کی تقرری ہوئی۔ جس کی باضابطہ طور پر حلف برداری بھی ہوئی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے جسٹس این کوٹیشور سنگھ اور جسٹس آر مہادیون کو حلف دلایا۔ جسٹس سنگھ منی پور سے سپریم کورٹ کے جج بننے والے پہلے شخص ہیں۔ اس سادہ حلف برداری میں سپریم کورٹ کے تمام ججز اور بار کے افسران نے شرکت کی۔ این کوٹیشور سنگھ منی پور سے سپریم کورٹ کے پہلے جج بنے۔ گزشتہ ہفتے سپریم۔۔۔106

ڈوڈہ جنگلات میں جاری ملی ٹنٹ مخالف آپریشن کے بیچ

ایک اور مقام پر سیکورٹی فورسز اور ملی ٹنٹوں کے مابین آمنا سامنا، دو فوجی اہلکار زخمی

سرینگر/18 جولائی//

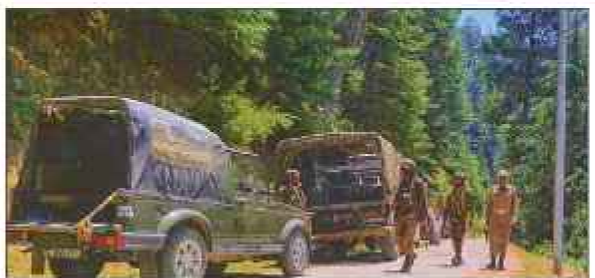

جموں کے ڈوڈہ جنگلات میں جاری ملی ٹنٹ مخالف آپریشن کے بیچ ایک اور مقام پر سیکورٹی فورسز اور ملی ٹنٹوں کے مابین آمنا سامنا ہوا جس دوران دو فوجی اہلکار زخمی ہوگئے۔ اسی دوران جنگلات میں تلاشی آپریشن وسیع کر دیا گیا ہے اور تلاشی آپریشن کے دوران مشتبہ ملی ٹنٹوں کے معاون کارکنوں کو پوچھ تاچھ کیلئے حراست میں لیا گیا ہے۔ ادھر راجوری کے سندربنی میں مشتبہ نقل وحرکت دیکھنے کے بعد سیکورٹی فورسز نے فائرنگ کی۔ سی این آئی کے مطابق ڈوڈہ کے دیسہ جنگلات میں تصادم آرائی کے دوران چار فوجیوں اور ایس او جی۔۔۔107

ریجی منل تھراپی جدت میں طرازی

آر آر آئی یو ایم سرینگر میں قومی سمینار کا افتتاح

سرینگر/18 جولائی//

ریجی منل تھراپی میں جدت طرازی پر دو روزہ قومی سیمینار کا افتتاح آج گاندھی بھون، کشمیر یونیورسٹی سری نگر میں کیا گیا۔ یہ سیمینار ریجنل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف یونانی میڈیسن، سری نگر کی طرف سے منعقد کیا جا رہا ہے جو مرکزی کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن نئی دہلی، وزارت آیوش، حکومت ہند کے ایک پیریفرل انسٹی ٹیوٹ ہے۔ ڈاکٹر این ظہیر احمد، ڈی جی، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی نے افتتاحی تقریب کی صدارت کی۔ وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی پروفیسر نیلوفر خان مہمان خصوصی تھیں جبکہ پروفیسر شکیل احمد رامشو، وائس چانسلر آئی یو ایس ٹی اونتی پورہ اعزازی مہمان، پروفیسر ایم اشرف گنائی، ڈائریکٹر سری۔۔۔109

سینئر وکیل محمد اشرف بٹ PSA کے تحت گرفتار

سرینگر/18 جولائی//

جموں کشمیر پولیس نے سینئر وکیل اور جموں وکشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سیکرٹری محمد اشرف بٹ کی گرفتاری عمل میں لاکر انہیں پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت جموں کے کھٹوعہ جیل منتقل کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق ایڈووکیٹ نظیر احمد رونگا کے بعد جموں کشمیر پولیس نے سینئر وکیل اور جموں وکشمیر ہائی۔۔۔110

افغانستان سے ہتھیار جموں وکشمیر پہنچ سکتے ہیں: پولیس سربراہ

جموں میں بڑھتی ملی ٹنٹ سرگرمیوں کے بیچ سیکورٹی ایجنسیوں کا انکشاف

سرینگر/18 جولائی//

جموں خطے میں بڑھتی ملی ٹنٹ سرگرمیوں کے بیچ اس بات کا انکشاف ہو گیا ہے کہ افغانستان سے ہتھیار پاکستان کے راستے جموں کشمیر پہنچ سکتے ہیں۔ ادھر جموں کشمیر کے پولیس سربراہ آر آر سوئن نے اعلان کیا ہے کہ پولیس ملی ٹنٹ حملے کا ضرور بدلہ لے گی اور ملی ٹنٹوں کو بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے ایک انگریزی روزنامہ میں شائع ایک خبر کے مطابق جموں وکشمیر میں سیکورٹی فورسز کے ساتھ الگ الگ جھڑپوں سے M4 کاربائن جیسے امریکی ساختہ ہتھیاروں کی بازیابی کے علاوہ حکام نے افغانستان۔۔۔111

نیٹ یو جی میں بے ضابطگیوں کا معاملہ

سپریم کورٹ میں ہوئی سماعت، تحقیقات ہنوز جاری

سرینگر/18 جولائی//

سپریم کورٹ آف انڈیا نے اعلان کیا ہے کہ "نیٹ یو جی" میں اگر بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ثابت ہوں گی تو دوبارہ امتحان کا حکم دیں گے۔ سی این آئی کے مطابق چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ کی قیادت والی سپریم کورٹ بنچ نیٹ یو جی امتحان کا مطالبہ کرنے والی عرضیوں کی سماعت کر رہی ہے۔ سپریم کورٹ نے نیٹ کے مبینہ طور پر پیپر لیک معاملے میں بے ضابطگی اور بدعنوانی سے متعلق معاملات کی سماعت شروع کردی ہے۔ چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ سال بھر طلبا امتحانات کی تیاری کرتے ہیں اور امتحانات دینے کے بعد نتائج کا انتظار کرتے ہیں مگر۔۔۔112

سخت ترین سیکورٹی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری

گزشتہ 19 دنوں کے دوران 3.5 لاکھ یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا

سرینگر/18 جولائی//

سخت ترین سیکورٹی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے اور گزشتہ 19 دنوں کے دوران 3.5 لاکھ یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا۔ ادھر 4434 یاتریوں پر مشتمل ایک اور قافلہ جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب روانہ ہوگیا۔ سی این آئی کے مطابق سالانہ امرناتھ یاترا شدومد سے جاری ہے اور گزشتہ 19 دنوں میں 3.5 لاکھ سے زیادہ یاتریوں نے امرناتھ گپھا کے اندر درشن کیا۔ حکام۔۔۔113

کشمیر یونیورسٹی کے مرکزی اور سیٹلائٹ کیمپس میں

25 جولائی سے 03 اگست تک گرمائی تعطیلات کا اعلان

سرینگر/18 جولائی//

وادی کشمیر میں جاری گرمی کی لہر کے چلتے کشمیر یونیورسٹی نے مرکزی اور سیٹلائٹ کیمپس کیلئے 25 جولائی سے گرمیوں کی چھٹیوں کا اعلان کیا۔ کشمیر یونیورسٹی 25 جولائی سے 03 اگست تک گرمائی تعطیلات کیلئے بند رہے گی۔ سی این آئی کے مطابق کشمیر یونیورسٹی نے اپنے منسلک کالجوں کے بعد مرکزی اور سیٹلائٹ کیمپس میں گرمائی تعطیل کا اعلان کیا ہے یونیورسٹی کے تعلیمی امور کے جوائنٹ ڈائریکٹر نے کہا کہ کیمپس 25 جولائی سے 03 اگست تک تعطیلات منائیں گے۔ انہوں نے کہا "یونیورسٹی کے تمام تدریسی شعبہ جات اور اس کے سیٹلائٹ کیمپس 25 جولائی 2024 سے 3 اگست 2024 تک موسم گرما کی تعطیلات منائیں گے"۔ تاہم عہدیدار نے کہا کہ محکمہ جاتی۔۔۔114

دس روزہ گرمائی تعطیلات ختم، اسکول دوبارہ کھل گئے

شہر و دیہات میں رنگ برنگی اسکولی وردیوں میں ملبوس بچوں سے اسکولوں کی رونق لوٹ آئی

سرینگر/18 جولائی//

دس روزہ گرمائی تعطیل کے بعد وادی کشمیر کے اسکولوں میں درس وتدریس کا عمل دوبارہ بحال ہوگیا۔ جمعرات کی صبح شہر و دیہات میں رنگ برنگی اسکولی وردیوں میں ملبوس بچے اپنے اسکولوں کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ وہیں طلبہ وطالبات کی ایک بڑی تعداد کو اسکول بسوں کا انتظار کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ دس روزہ بعد طالبہ کا اسکولوں کا رخ کرنے سے ایک الگ اور خوشگوار ماحول۔۔۔115

کیا نیند کی خرابی ہمیں جلدی بوڑھا کردیتی ہے؟

جن ادھیڑ عمر لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی وہ اپنے آپ کو اتنی ہی تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کررہے تھے

لندن: برطانیہ میں ایک حالیہ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ اکثر خراب نیند کی شکایت کرتے ہیں، وہ خود کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا محسوس کرنے لگتے ہیں۔ واضح رہے کہ ماہرین کے نزدیک "معیاری" یا "اچھی" نیند سے مراد یہ ہے کہ آپ جب رات کے وقت سونے کے لیے لیٹیں تو آپ کو زیادہ سے زیادہ 30 منٹ میں نیند آجائے، آپ پوری رات (اپنی عمر کے مطابق) صحیح وقت تک سوتے رہیں، آپ کی نیند نہ ٹوٹے اور اگر رات میں آنکھ کھلے تو صرف ایک مرتبہ، اس سے زیادہ نہیں۔ علاوہ ازیں، جب آپ صبح سو کر اٹھیں اور خود کو تازہ دم محسوس کریں تو اس کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ آپ نے رات میں معیاری اور پوری نیند لے لی ہے۔ اب تک کی تحقیقات سے نیند کی خرابی کا تعلق دل، شریانوں اور دماغ کی مختلف بیماریوں سے واضح طور پر سامنے آچکا ہے۔ تازہ مطالعے نے اس فہرست میں ایک اور تشویش کا اضافہ کردیا ہے۔ برطانیہ میں عمر رسیدگی کے حوالے سے جاری ایک طویل مطالعے "پروٹیکٹ اسٹڈی" میں شریک ہونے والے کئی رضاکاروں نے نیند کی خرابی کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن میں منفی سوچ بڑھ جانے کی شکایت بھی کی تھی۔ اس پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے "پروٹیکٹ اسٹڈی" میں شریک، پچاس سال یا زیادہ عمر کے 4824 سے بطورِ خاص ان کی نیند اور جذباتی کیفیات کے بارے میں تقریباً تین سال تک، وقفے وقفے سے معلومات جمع کی گئیں۔ اس مقصد کے لیے تفصیلی سوالناموں کے ذریعے ان افراد سے نیند کے معیار، دورانیے، یادداشت میں آنے والی منفی تبدیلیوں، تازگی، موٹیویشن اور سرگرمیوں وغیرہ سے متعلق سال میں دو مرتبہ معلومات حاصل کی گئیں۔ معلومات کا تجزیہ کرنے پر پتا چلا کہ جن لوگوں میں نیند کی خرابی زیادہ تھی، وہ منفی خیالات، چڑچڑے پن، مایوسی، یادداشت کی خرابی اور اسی طرح کے دوسرے ذہنی و نفسیاتی مسائل میں زیادہ مبتلا تھے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے۔ ایسے افراد کی اکثریت کا کہنا تھا کہ وہ خود کو تیزی سے بوڑھا ہوتا ہوا محسوس کررہے ہیں۔ ان کا کہنا

تھا کہ عمر بڑھنے کے ساتھ بڑھاپا آنا قدرتی بات ہے، لیکن اس طرح سے بوڑھا ہونا ان میں شدید ناگوار قسم کے خیالات بھی پیدا کررہا ہے۔ ریسرچ جرنل "سنسیول اینڈ سلیپ میڈیسن" کے تازہ شمارے میں اس حوالے سے شائع شدہ تحقیق میں ماہرین کا کہنا ہے کہ ناگواری کا یہ احساس ان لوگوں کے ذہنی و نفسیاتی مسائل کو مزید بڑھانے کا باعث بن جاتا ہے۔ اسی لیے ان کا مشورہ ہے کہ دوسرے اقدامات کے ساتھ ساتھ، اگر معیاری نیند پر بھی توجہ دی جائے تو عمر رسیدگی سے وابستہ کئی مسائل کو واقع ہونے سے پہلے ہی روک کر بڑھاپا خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔

کورونا وائرس سے بچانے والی چیونگم بھی ایجاد

یہ پہلا موقع ہے کہ چیونگم کو کسی بیماری کا علاج کرنے کیلیے تیار کیا گیا ہے

امریکی سائنسدانوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کرلی ہے جسے چبا کر کورونا وائرس کا پھیلاؤ بڑی حد تک روکا جاسکے گا۔ تفصیلات کے مطابق، کورونا وائرس (سارس کوو 2) سے متاثرہ افراد کے تھوک (لعاب دہن) میں اس وائرس کی بہت زیادہ مقدار ہوتی ہے جو اسی تھوک کے ساتھ جسم کے اندر پہنچ کر اس بیماری (کووڈ 19) کو شدید تر کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ لہٰذا، ماہرین کا خیال تھا کہ تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار کم کرکے اس بیماری کی شدت میں بھی کمی لائی جاسکتی ہے۔ اسی سوچ کے پیش نظر انہوں نے ایک ایسی چیونگم تیار کی جس میں "ایس 2" (ACE2) کہلانے والے پروٹین کی وافر مقدار شامل تھی۔ یہ پروٹین کورونا وائرس کو خلیے کی سطح سے چپکنے اور خلیے میں داخل ہونے سے روکتا ہے؛ اور اس طرح یہ کووڈ 19 کا اثر بھی زیادہ سنگین ہونے نہیں دیتا۔ ابتدائی تجربات میں اس چیونگم کا سفوف، کلچر ڈش میں رکھے ہوئے انسانی لعاب دہن پر کامیابی سے آزمایا جاچکا ہے۔ ان تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ صرف 5 ملی گرام چیونگم نے انسانی تھوک میں کورونا وائرس کی مقدار خاصی کم کردی۔ البتہ، جب یہ مقدار بڑھا کر 50 ملی گرام کی گئی تو اس نے تھوک کے نمونوں میں سے کورونا وائرس کی 95 فیصد مقدار ختم کردی۔ اگرچہ یہ ایک امید افزاء کامیابی ہے لیکن ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اس تحقیق کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کیا جائے کیونکہ ابھی

پھلوں کا رس نومولود بچوں میں موٹاپے کی وجہ بن جاتا ہے، تحقیق

میری لینڈ: امریکی سائنسدانوں نے چار ہزار سے زائد نوزائیدہ بچوں پر سات سالہ تحقیق کے بعد دریافت کیا ہے کہ اپنی زندگی کے پہلے 12 مہینوں میں باقاعدگی سے پھلوں کا رس پینے والے بچے، بعد کی عمر میں موٹاپے کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس تحقیق میں امریکا کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ اور دوسرے طبی اداروں کے ماہرین نے بچوں کی ماؤں سے سوال جواب کیے اور سروے فارمز بھروائے جن کا تعلق ان کے بچوں کی روزمرہ غذاؤں سے تھا۔ اگرچہ بچوں کی غذا اور صحت کے حوالے سے 'امریکن اکیڈمی آف پیڈیاٹرکس' کی واضح ہدایات ہیں کہ جب تک کسی بچے کی عمر ایک سال نہ ہوجائے، تب تک اسے پھلوں کا رس (فروٹ جوس) نہ پلایا جائے کیونکہ اس میں صرف مٹھاس ہوتی ہے جبکہ دوسرے اہم غذائی اجزاء موجود نہیں ہوتے۔ ان ہدایات کے باوجود، اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ تقریباً 25 فیصد خواتین نے اپنے بچوں کو پیدائش کے پہلے 6 ماہ میں ہی پھلوں کا رس پلانا شروع کردیا تھا، 49 فیصد نے یہ استعمال 7 سے 12 ماہ کی عمر میں شروع کیا جبکہ صرف 26 فیصد خواتین نے بچوں کی عمر ایک سال (12 ماہ) ہوجانے کے بعد انہیں پھلوں کا رس پلانا شروع کیا تھا۔ سات سالہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ جن بچوں نے ایک سال کی عمر کو پہنچنے سے پہلے ہی پھلوں کے رس کا استعمال شروع کردیا تھا، وہ اپنی عمر کے آئندہ برسوں

ہڈیوں کا درد کیوں ہوتا ہے؟ علاج کیسے ممکن ہے؟

ہڈیاں جسم کی ساخت بناتی ہیں اور ہڈیوں میں موجود گودہ خون کے اجزاء تیار کرتا ہے۔ جب بھی ہڈیاں دکھتی ہیں تو کوئی نہ کوئی ایسا امر ضرور ہوتا ہے جو انہیں اذیت پہنچاتا ہے۔ گاہے یورک ایسڈ ہوتا ہے، کبھی اجزائے کیلشیم یا حیاتین ڈی ہوتے ہیں۔ کبھی ہڈیوں کی ساخت نہایت نرم ہوجاتی ہے تو کبھی کافی سخت (برٹل) ہوجاتی ہیں۔ مگر اکثر یہ درد اعصابی کمزوری سے ہوتا ہے جسے جوان اشخاص مشکل سے تسلیم کرتے ہیں۔ ہڈیوں میں چوٹ آنے سے کچھ عرصے بعد یہ درد جنم لے لیتا ہے کیونکہ اکثریت 'فزیو تھراپی' کا سہارا لیتے ہیں، ان میں 'ہیٹ تھراپی' اگر کرائی جائے اور مریض کو سردی سے بچنے کا مشورہ نہ دیا جائے تو عارضی طور پر درد میں آرام ضرور آتا ہے، مگر کچھ عرصے بعد دوبارہ سوجن کی وجہ سے یہ درد عود کر آتا ہے۔ اب اس حال میں ہڈیاں کچھ سخت ہوجاتی ہیں اور دواء کی کیفیت اگر صرف دافع ورم ہو تو کام نہیں کرتی اس لیے ایسی دواء کا استعمال کیا جاتا ہے جو درد کا سبب بننے والے خامرات (اینزائم) کے فعل کو روک دیں۔ بعض نام نہاد ماہرین ایسی ادویہ کا انتخاب کرتے ہیں جو درد کی حس محسوس کرنے والے آخذ خلیات (ری سیپٹر) کو درد اخذ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ مشاہدہ شاہد ہے کہ طاقت سے زیادہ ورزش کرنے سے ہڈیاں دکھتی اور کبھی درد کرتی ہیں، اصل وجہ ان عضلات کی دکھن ہے جو عظام (ہڈیوں) سے جڑے ہوتے ہیں، اصل درد عضلات کا ہوتا ہے مگر مریض یہی سمجھتا ہے کہ ہڈی کا درد ہے۔ اسی طرح مفاصل (جوڑوں) کا درد ہے، گاہے اس کی وجہ دو ہڈیوں کے درمیان مائع (سیال رطوبت) کی خشکی ہوتی ہے جس سے دونوں ہڈیوں کے سرے چلتے پھرتے رگڑ کا شکار ہوتے ہیں، اس کا مستقل حل زیتون کے تیل، بادام کے تیل وغیرہ سے کرنا تھا مگر اکثر اس کا حل مسکن درد اینلجیسک ادویہ سے کیا جارہا ہے جس کے نتیجے میں جب تک دواء کھاتے رہیں آرام محسوس ہوتا ہے، جب دواء چھوڑی جائے تو درد عود کر آتا ہے۔ کچھ اشخاص کو جینیاتی طور پر یہ مسئلہ عارض ہوتا ہے جسے ریومیٹائیڈ آرتھرائی ٹس کہا جاتا ہے، مگر اس عارضے میں ہڈیاں رجوڑ سوجھ بھی جاتے ہیں، ہڈیوں کی ساخت کسی حد تک بگڑ جاتی ہے۔ اور جلد پر جوڑوں کے مقام پر سرخی نمودار ہوجاتی ہے۔ طب قدیم کے مطابق اس کا حل مصفی خون ادویہ اور ساتھ مسکن ادویہ سے ہوتا ہے مگر آج کل اکثر ماہرین اسٹرائیڈ کا استعمال کراتے ہیں۔ اسٹیرائیڈ قوی دافع ورم ہے مگر باقی نقصانات مثلاً عادی بنانا کہ اسٹیرائیڈ کے علاوہ باقی ادویہ مفید نہیں رہتیں علاوہ ازیں ایک اسٹیرائیڈ سے ہونا رک جائے تو اس سے قوی اسٹیرائیڈ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ ہڈی کے درد کے اسباب 1۔ ورزش نہ کرنا، 2۔ زیادہ گوشت کا استعمال، 3۔ چوٹ آنا چاہے کسی شے سے ٹکرانے سے ہو یا سخت چیز پر گرنے سے، 4۔ حیاتین ڈی، فاسفورس، کیلشیم کی مقدار کا عدم توازن، 5۔ گرم اشیاء کھانے کے بعد ساتھ ہی ٹھنڈی اشیاء کا استعمال، 6۔ اومیگا فیٹی ایسڈ کی کمی، 7۔ سیال خوراک (پانی، جوس، دودھ، مکھن) کا کم استعمال (مگر یاد رہے کہ چہل قدمی ضرور کرنی چاہیے تا کہ جہاں بدن میں جس چیز (حیاتین) کی کمی ہے وہیں پہنچ سکے ورنہ صرف ہاضمہ ہوتا ہے، توانائی حاصل ہوتی

ڈائٹنگ کے لیے ہفتے میں 'دو دن فاقہ' کرنا زیادہ بہتر ہے، تحقیق

لندن: کوین میری یونیورسٹی، برطانیہ کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ کامیاب ڈائٹنگ کے لیے روزانہ کم کھانے سے بہتر ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن فاقہ کیا جائے جبکہ باقی پانچ دن معمول کے مطابق، صحت بخش غذائیں استعمال کی جائیں۔ ڈائٹنگ کے اس طریقے کو "2:5 ڈائٹ" (فائیو ٹو ڈائٹ) بھی کہا جاتا ہے جو کچھ سال پہلے ہی سامنے آیا ہے اور بہت مقبول ہورہا ہے۔ اس طریقے کے تحت ہفتے کے پانچ دنوں میں معمول کی غذاؤں سے مطلوبہ کیلوریز لی جاتی ہیں (مردوں کے لیے 2000 سے 3000 کیلوریز روزانہ جبکہ خواتین کے لیے 1600 سے 2400 کیلوریز روزانہ کو مناسب سمجھا جاتا ہے)۔ باقی کے دو دنوں میں غذا بہت کم کرتے ہوئے صرف 500 کیلوریز روزانہ تک محدود کردی جاتی ہے۔ اسے میڈیکل سائنس کی زبان میں "فاقہ" (فاسٹنگ) کہا جاتا ہے۔ کیا فائیو ٹو ڈائٹ واقعی میں اتنی بہتر ہے کہ جتنے اس کے بارے میں دعوے کیے جاتے ہیں؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے کوین میری یونیورسٹی کی ڈاکٹر کیٹی میئرز اسمتھ اور ان کے ساتھیوں نے 300 ایسے رضاکار بھرتی کیے جو موٹاپے میں مبتلا تھے۔ انہیں تین گروپس میں تقسیم کیا گیا جبکہ ہر گروپ میں 100 رضاکار شامل تھے۔ تینوں گروپس میں شامل افراد سے چھ ہفتوں تک تین الگ الگ ڈائٹنگ پلانز پر عمل کروایا گیا۔ اختتام پر معلوم ہوا کہ اگرچہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اور "روزانہ کم کھانے والی ڈائٹنگ" کے نتائج میں کوئی خاص فرق نہیں تھا لیکن رضاکاروں کی بڑی تعداد نے "فائیو ٹو ڈائٹنگ" پلان کو زیادہ آسان محسوس کیا اور مطالعے کے اختتام تک اس معمول کو جاری رکھا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے اپنے ملنے جلنے والوں کو بھی موٹاپے کے علاج میں "فائیو ٹو ڈائٹنگ" تجویز کرنا شروع کردی۔ آن لائن ریسرچ جرنل "پی ایل او ایس ون" کے تازہ شمارے میں اس تحقیق کی مکمل تفصیلات شائع ہوئی ہیں جن میں ماہرین نے واضح کیا ہے کہ "فائیو ٹو ڈائٹنگ" اگرچہ زیادہ تر لوگوں کے لیے مفید ہے لیکن 18 سال سے کم عمر افراد اور حاملہ خواتین کو فائدے کے بجائے نقصان پہنچا سکتی ہے۔

پہلے مسکرائیں، پھر بچوں کو سبزیاں کھلائیں تو وہ بھی کھائیں گے

لندن: ماہرین نے سبزیوں اور پھلوں سے منہ چرانے والے بچوں کے لیے ایک زبردست نفسیاتی نسخہ پیش کیا ہے۔ اگر والدین تھوڑی سبزی خود چکھ لیں اور مسکرائیں تو بچہ بھی اسے قبول کرلیتا ہے۔ بالخصوص مائیں بچے کو ڈرا کر، لالچ اور ترغیب دے کر بچوں کو سبزیاں کھلاتی ہیں۔ یا بسا اوقات کسی شے میں چھپا کر دیتی ہیں لیکن یہ بے سود ثابت ہوتا ہے۔ اب سائنسدانوں نے ایک نیا طریقہ بتایا ہے۔ اس نئے ٹوٹکے کو استعمال کرنا بہت آسان ہے اور والدین کو صرف یہ کرنا ہے کہ بچے کو سبزی کھلاتے ہوئے حقیقی انداز میں مسکرائیں اور اس دوران تھوڑی سی سبزی خود بھی کھائیں۔ برطانیہ کی ایسٹن یونیورسٹی سے وابستہ سائنسدانوں نے 4 سے 6 برس تک کے 111 بچوں کو بھرتی کیا اور سب کو دو ویڈیوز دکھائیں۔ ایک ویڈیو میں بالغ فرد کو شاخ گوبھی (بروکولی) مسکرا کر کھاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ دوسری ویڈیو میں بالغ فرد تاثرات سے عاری سپاٹ چہرے کے ساتھ بروکولی کھائی۔ اب جن بچوں نے پہلی مسکرانے والی ویڈیو دیکھی تھی وہ لاشعوری طور پر سمجھے کہ شاخ گوبھی بہترین ہوتی ہے۔ ان بچوں نے نہ صرف سبزی کھائی بلکہ دیگر بچوں کے مقابلے میں دوگنی زیادہ سبزی کھائی۔ اس طرح پانچ گرام کی بجائے انہوں نے 11 گرام بروکولی کھائی۔ جامعہ سے وابستہ ماہر نفسیات کیٹی ایڈورڈز کہتی ہیں کہ بچے جب مشاہدہ کرتے ہیں کہ بڑے سبزیاں مزے سے کھاتے ہیں تو وہ بھی اس جانب راغب ہوتے ہیں۔ اس تجربے میں شاخ گوبھی استعمال کی گئی ہے جو اپنے ذائقے کی وجہ سے کشش نہیں رکھتی لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ اور اگر کوئی تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھ کر خوشی خوشی کھاتا ہے تو بچے سبزیوں پر مزید ہاتھ بڑھا سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے بڑوں کے چہرے کے تاثرات بہت غور سے دیکھتے ہیں اور اس کا اثر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے

موسم سرما میں لاحق ہونے والی بیماریوں سے کیسے محفوظ رہیں؟

جوں جوں سردی کا موسم قریب آتا ہے، ننھے منے پھول جیسے بچے زیادہ سردی لگنے سے مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہونے لگتے ہیں۔ بچوں کا مدافعتی نظام اتنا مضبوط نہیں ہوتا، اس لیے وہ تھوڑی سی بد احتیاطی سے بیماری کا شکار ہوجاتے ہیں، سردیوں میں ناک بہنا، زکام، کھانسی، بخار، سانس کا تیز چلنا بچوں میں ہونے والی عام علامات ہیں۔ ان سب پر مناسب توجہ سے آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ ان حالتوں میں زیادہ تر سانس کے نظام کا اوپر والا حصہ متاثر ہوتا ہے۔ یہ عموماً وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن کوئی اور بیکٹیریا بھی انفیکشن کرسکتا ہے اور مناسب توجہ نہ دینے کی وجہ سے نمونیہ اور ٹی بی جیسے موذی مرض بھی ہوسکتے ہیں جس سے بچے کے لیے

بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں۔ علاج اور بچاؤ- 1 نظام تنفس کے اوپر کے حصہ کی بیماریاں ہیں URTI بھی کہتے ہیں یا تو وائرس کی وجہ سے ہوتی ہیں یا پھر بیکٹیریا کی وجہ سے۔ ان میں بچہ بے چین ہوتا ہے۔ بخار کی وجہ سے جسم گرم محسوس ہوتا ہے۔ ٹانسل اور نظام تنفس کے اوپر والے حصے کے دوسرے حصے سوجے اور پھولے نظر آتے ہیں۔ سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ ان سب حالات میں ماں کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کا کام ہے کہ تسلی سے بچے کی حرکات و سکنات اور رویے میں تبدیلی کو دیکھے اور ان حالات میں بچے کو ایک صاف اور ہوادار کمرے میں رکھا جائے۔ دوسرے صحت مند بچوں کو اس سے دور رکھا جائے۔ 2- بخار وغیرہ کی صورت میں بچے کو کچھ نہ کچھ کھلاتے پلاتے رہنا چاہیے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ مائیں اس صورت میں بچے کو کھلانے پلانے سے احتراز کرتی ہیں۔ ماں کو بدستور اپنا دودھ پلاتے رہنا چاہیے اور زیادہ تر پینے والی اشیاء دینا چاہئیں۔ 3- بچے کی نیند اور آرام کا مکمل خیال رکھنا

دماغ بچانا ہے تو سائیکل چلائیے اور تیز قدموں سے چلیے

کیلیفورنیا: روزانہ کی ورزش یا سائیکل چلانے کا عمل بالخصوص بزرگوں میں الزائیمر، ڈیمنشیا اور دیگر دماغی امراض سے دور رکھتا ہے۔ اس سے قبل ورزش کے دماغی اور جسمانی فوائد سامنے آتے رہے ہیں لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تیز قدمی دماغی زوال کو بھی روک سکتی ہے۔ تحقیق بتاتی ہے کہ جسمانی طور پر متحرک رہنے کا عمل دماغ میں کسی بھی طرح کی اندرونی جلن یا انفلیمیشن کو کم کرتا ہے۔ یہ اندرونی سوزش جسم کے کسی بھی مقام پر ہو وہ غیر معمولی امراض کی وجہ بنتی ہے جن میں کینسر، امراض قلب اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ نئی تحقیق کے تحت بزرگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ تیز قدموں سے چلنے اور ممکن ہو تو سائیکل چلانے کو معمول بنائیں کیونکہ اس سے اکتسابی صلاحیت بہتر ہوتی ہے اور دماغ توانا بنتا ہے۔ یہ تحقیق یونیورسٹی آف کیلیفورنیا سان فرانسسکو کیٹلن کیسالیٹو اور ان کے ساتھیوں نے کی ہے۔ اگرچہ ڈیمنشیا اور الزائمر کو اب بھی مکمل طور پر نہیں سمجھا گیا ہے۔ پروفیسر کیٹلن کے مطابق دماغ کے امیناتی خلیات مائیکروگلیا کہلاتے ہیں۔ یہ دماغ سے مضر اثرات صاف کرتے ہیں، لیکن ان کی غیر معمولی سرگرمی سے سوزش، اعصابی بیماری اور دماغی سگنل میں خلل ڈالتی ہے۔ ورزش اس غیر معمولی تحریک کو لگام دیتی ہے۔ سائنسدانوں نے 167 بوڑھے افراد کا جائزہ لیا ہے جس میں ورزش اور مائیکروگلیکل خلیات کے درمیان تعلق نوٹ کیا گیا ہے۔ لیکن کچھ شرکا ایسے بھی تھے جن میں کسی قسم کی دماغی تنزلی نہیں تھی۔ تمام رضاکاروں کو ایک سے دس روز تک دماغی سرگرمی نوٹ کرنے والی ٹوپی بھی پہنائی گئی تھی جو 24 گھنٹے سرگرمی کو نوٹ کرتی رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ ورزش سے گلیکل خلیات کی غیر معمولی بلکہ مضر سرگرمی میں کمی واقع ہوگی۔ پھر یہ بھی پتا چلا کہ اگر کوئی ڈیمنشیا یا الزائیمر کا مریض ہے تو ورزش نے اس کے دماغ کو بہت فائدہ پہنچایا اور اعصابی انحطاط کم ہوگیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب ڈاکٹر بزرگوں کو بھی ہفتے میں 120 سے 150 منٹ تک تیز قدموں سے

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

راہل گاندھی نے کیا لوک سبھا میں نیٹ کے مسئلہ پر بحث کا مطالبہ

نئی دہلی// آواز دی وائس ہندوستانی اتحاد کی جماعتوں نے 1 جولائی کو لوک سبھا میں نیٹ پیپر لیک کے معاملے پر الگ سے ایک دن کی بحث کا مطالبہ کیا۔ راہل گاندھی نے لوک سبھا کی کارروائی شروع ہونے کے فوراً بعد نیٹ میں بے ضابطگیوں کا مسئلہ اٹھایا۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہم نیٹ پر ایک دن کی بحث چاہتے تھے۔ یہ ایک اہم نکتہ ہے۔ دو کروڑ سے زائد طلباء متاثر ہوئے ہیں۔ 70 مواقع پر پیپرز لیک ہو چکے ہیں۔ ہمیں خوشی ہوگی اگر آپ اس مسئلہ پر الگ بحث کی اجازت دیں۔ اس پر راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ایوان کے کچھ اصول اور طریقہ کار ہیں اور ایک روایت بھی ہے، جو اس ایوان کی طاقت ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہم پارلیمنٹ سے طلبہ کو یہ پیغام دے سکتے ہیں کہ نیٹ کا مسئلہ ہمارے لیے بہت اہم ہے۔ اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ اراکین نیٹ پر بحث کے لیے علیحدہ نوٹس دے سکتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھرگے نے صدر کے خطاب پر بحث کے دوران مودی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ کھرگے نے کہا کہ اپوزیشن نیٹ پیپر لیک، بے روزگاری جیسے مسائل پر بات کرنا چاہتی ہے لیکن پی ایم مودی منگل سوتر اور مجرا کی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے راجیہ سبھا میں کہا تھا کہ ایک اکیلا سب پر بھاری۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج کل کتنے لوگ صرف ایک شخص سے زیادہ بھاری ہیں۔ انتخابی نتائج نے ظاہر کیا ہے کہ آئین اور ملک کے عوام سب سے بالاتر ہیں۔ اس دوران کھرگے نے کہا کہ 15 مورتیوں کو ہٹا کر واپس منتقل کیا گیا ہے۔ مہاتما گاندھی، امبیڈکر جی نے آزادی دلائی اور ہم نے چھترپتی شیواجی کا مجسمہ ہٹا کر واپس رکھ دیا ہے۔ جس کا کرن رجیجو نے جواب دیا۔ اپوزیشن لیڈر ملکارجن کھرگے نے کہا کہ ملک کی تاریخ میں یہ پہلا الیکشن تھا، جس کا مسئلہ آئین کی حفاظت کا تھا۔ بی جے پی نے 400 کو پار کرنے کا نعرہ دیا تھا۔ ان کے لیڈروں نے آئین کو 400 سے تجاوز کرنے پر اسے تبدیل کرنے کی بات بھی کی تھی۔ ملکارجن کھرگے نے کہا کہ مودی حکومت اپنی ناکامیوں کو چھپانے میں ماہر ہے۔ یہ صدی ہندوستان کی صدی ہے اور آنے والا دور ہندوستان کا ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن ہمارا دس سال کا تجربہ ہے کہ یہ ساری باتیں صرف تقریروں میں ہوتی ہیں۔ یہ زمین پر لاگو نہیں کیا گیا ہے۔ آئین نے ہمیں بالغ رائے دہی کا حق دیا لیکن اس بار انتخابات میں ووٹنگ 2019 کے مقابلے میں بہت کم رہی۔ انتخابات کے دوران دیہی ووٹروں نے زیادہ جوش و خروش سے حصہ لیا اس لیے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ چیئرمین نے کہا تھا کہ جمہوریت میں عوام ہی ماسٹر اور سپریم ہوتے ہیں اور میں اس سے متفق ہوں۔ ملکارجن کھرگے نے صدر کے خطاب پر کہا کہ ان کی تقریر پارلیمنٹ کا سب سے اہم حصہ ہے۔ ہم اس کی بہت عزت کرتے ہیں۔ یہ بتانا ضروری تھا کہ ہم چیلنجز سے کیسے نمٹیں گے لیکن اس میں ایسا کوئی مواد نہیں ہے۔ اس سال صدر کا پہلا خطاب 31 جنوری اور دوسرا خطاب 27 جون کو تھا۔ پہلا خطاب الیکشن سے متعلق تھا اور دوسرا بھی وہی ہے۔ اس میں نہ سمت ہے اور نہ وژن۔ کھرگے نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ صدر جمہوریہ آئین اور جمہوریت کے چیلنجوں پر کچھ نکات ضرور پیش کریں گی۔ کمزور ترین طبقات کو ٹھوس پیغام دیں گی۔ لیکن ہمیں سخت مایوسی ہوئی کہ اس میں غریبوں، دلتوں، پسماندہ طبقات اور اقلیتوں کے لیے کچھ نہیں ہے۔ پچھلی بار کی طرح یہ بھی صرف تعریفی تقریر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگنیور جیسی غیر منصوبہ بند اور من گھڑت اسکیمیں لا کر نوجوانوں کے حوصلے پست کیے گئے ہیں۔ میرا مطالبہ ہے کہ اگنیور یوجنا کو ختم کیا جائے۔

گزشتہ 9 سالوں میں 12 کروڑ بیت الخلا بنائے گئے

ہمیں کھلے میں رفع حاجت کی لعنت سے نجات دلائی / ہردیپ پوری

نئی دہلی// پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت نے آج یہاں شاستری بھون میں منعقدہ ایک افتتاحی تقریب کے ساتھ سوچھتا پکھواڑا- 2024 کا آغاز کیا۔ اس تقریب کو پٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر جناب ہردیپ سنگھ پوری کی طرف سے وزارت کے تمام سینئر افسران اور عملے کے ساتھ سوچھتا عہد کی انتظامیہ نے نشان زد کیا۔ اس تقریب میں پٹرولیم اور قدرتی گیس کے وزیر مملکت جناب سریش گوپی اور پٹرولیم اور قدرتی گیس کی وزارت کے سکریٹری جناب پنکج جین کی موجودگی بھی دیکھی گئی۔ اپنے خطاب کے دوران، شری ہردیپ سنگھ پوری نے بڑے سوچھ بھارت ابھیان کے ایک حصے کے طور پر سوچھتا پکھواڑا پہل کی اہمیت پر زور دیا۔ سوچھتا ابھیان کو ملک کے وزیر اعظم کی سرپرستی میں سب سے بنیادی تبدیلی کی مہم قرار دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ اس مہم نے ہمارے سوچنے کے انداز میں ایک مثالی تبدیلی لائی ہے۔ وزیر نے تمام محکموں میں صفائی کے طریقوں کو فروغ دینے اور مرکزی پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور وزارت کے تحت منسلک دفاتر سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کی فعال شمولیت کے لیے وزارت کے عزم کو اجاگر کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، شری پوری نے پچھلے سال کی سوچھتا پکھواڑہ کی کامیابیوں پر روشنی ڈالی، جس میں صفائی کی سہولیات کی تعمیر، حفظان صحت کے بنیادی ڈھانچے کی تنصیب، اور عوامی مقامات اور دفاتر میں صفائی مہم جیسی مختلف سرگرمیاں شامل تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "پچھلے سال ہم نے 1 جولائی سے 15 جولائی 2023 کے درمیان 'سوچھتا پکھواڑہ' کے تحت بہت سی سرگرمیاں کیں تاکہ پائیدار ترقی کے ہدف 6 کو حاصل کرنے کے لیے اپنے عزم کو ظاہر کیا جا سکے۔" شری پوری نے سوچھ بھارت مشن کی کامیابی کا جشن منانے کے لیے بھی ایک لمحہ نکالا، جس نے پچھلے نو سالوں میں ہندوستان کو بدل دیا ہے۔ انہوں نے دیہی اور شہری ہندوستان میں تقریباً 12 کروڑ بیت الخلاء کی تعمیر، ٹھوس فضلہ کے انتظام میں نمایاں بہتری اور صحت اور حفظان صحت کے طریقوں پر مجموعی اثرات کو نوٹ کیا۔

ایک ایڈمنسٹریٹر کیلئے سب سے اہم چیز لوگوں کا اعتماد جیتنا اور اسے برقرار رکھنا ہے

صدر جمہوریہ ہند روپدی مرمو کی آئی اے ایس افسران کو نصیحت

نئی دہلی// راشٹرپتی بھون کلچرل سنٹر میں 2022 بیچ کے آئی اے ایس افسران کے ایک گروپ نے، جو اس وقت مختلف مرکزی وزارتوں اور محکموں میں اسسٹنٹ سکریٹریز کے طور پر تعینات ہیں، صدر جمہوریہ ہند، محترمہ دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ آئی اے ایس افسران سے خطاب کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا کہ ہندوستانی انتظامی خدمات کو ہمارے ملک میں مرغوب ترین کیریئر سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاکھوں پرجوش نوجوان آئی اے ایس آفیسر بننے کا خواب دیکھتے ہیں۔ ان میں سے بہت سے لوگ اس خدمت میں انتخاب کے لیے بہت محنت کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ ایسے تمام نوجوانوں میں سے وہ بھی ہیں جنہیں اس سروس کے ذریعے شہریوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ جہاں کہیں بھی کام کریں، اپنی حساسیت، ایمانداری اور کارکردگی کے ساتھ ایک نقش چھوڑ دیں۔ صدر مملکت نے کہا کہ اس اعلیٰ ٹیکنالوجی کے دور میں جب لوگ عین موقع پر ملک اور دنیا کے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں، افسران کے چیلنجز میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ جب تک وہ کسی بھی اسکیم کے سماجی یا معاشی اہداف حاصل کر پاتے ہیں، اس وقت تک لوگوں کی ضروریات، بیداری اور خواہشات میں مزید اضافہ ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لیے انہیں ایسے نظام وضع کرنے کا عمل شروع کر دینا چاہیے جس سے وہ مستقبل کے لیے تیار رہ سکیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ بڑے اہداف کے حصول کے لیے جامع اور پائیدار ترقی اور ہر طبقے کو سماجی و اقتصادی بااختیار بنانے کے لیے انتظامیہ کا کام کاج اور اس کے طور طریقے کو عوامی شراکت پر مبنی ہونا چاہیے۔ صدر مملکت نے کہا کہ آج کے تناظر میں افسران کو نہ صرف ایڈمنسٹریٹر بلکہ سہولت کار اور منیجر کا کردار ادا کرنا ہوگا۔ ان کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ وہ کس طرح سب کو ساتھ لے کر جوابدہ، شفاف اور موثر انتظامیہ فراہم کرنے کے قابل ہیں۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ایک منتظم کے لیے سب سے اہم چیز عوام کا اعتماد جیتنا اور اسے برقرار رکھنا ہے۔ انہوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ رابطہ کاری، شفافیت اور اعتماد سازی کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کریں۔ تاہم، انہوں نے انہیں اپنی ذات کی تشہیر کے لیے ٹیکنالوجی، خاص طور پر سوشل میڈیا کے استعمال سے خبردار کیا۔ صدر جمہوریہ نے افسران سے کہا کہ اخلاقیات پر کسی بھی سمجھوتے کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے انہیں شروع سے ہی چوکنا اور متحرک رہنا ہوگا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سب اپنے ذاتی طرز عمل میں دیانتداری، صداقت اور پائیداری کو بھی فروغ دیں گے۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لئے ایک ترقی یافتہ ذہنیت ضروری ہے۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ افسران نئی سوچ اور نئے اقدامات کے ساتھ ملک کی ترقی کو آگے بڑھائیں گے۔

جھارکھنڈ میں آدیواسی کاروباریوں کی نئی لہر

رانچی// جھارکھنڈ میں، آدیواسی کاروباریوں کی ایک نئی لہر ابھر رہی ہے، جو اپنی روایتی ثقافت کو محفوظ رکھنے اور اپنی برادریوں کے اندر معاشی بااختیار بنانے کی خواہش کے تحت چل رہی ہے۔ کپل ٹوپو جیسے کاروباری لوگ دقیانوسی تصورات کو چیلنج کر رہے ہیں اور کامیاب کاروبار بنا رہے ہیں جو آدیواسی کھانوں اور ورثے کو مناتے ہیں۔ ٹوپو کا ریستوراں، منڈی ایڈپا، روایتی جھارکھنڈی پکوانوں اور بین الاقوامی ذائقوں کا ایک انوکھا امتزاج پیش کرتا ہے، جو بڑھتے ہوئے کسٹمر بیس کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ایک اور کاروباری، سمنگل ناگ، نے ٹرائب ٹری کی بنیاد رکھی۔ ایک فیشن انٹرپرائز جو جھارکھنڈ کے روایتی ٹیکسٹائل اور آرٹ کی شکلوں کو عصری لباس اور لوازمات کے ذریعے ظاہر کرتا ہے۔ ناگ مقامی کاریگروں کے ساتھ مل کر منصفانہ معاوضہ کو یقینی بناتا ہے اور بنائی کی روایتی تکنیک کو محفوظ رکھتا ہے۔ اوپن فیلڈ، ڈاکٹر منیشا اوراون اور ابھیشیک اوراون کی طرف سے شروع کی گئی زرعی سیاحت کا منصوبہ، ثقافتی تجربات کے ساتھ پائیدار کاشتکاری کے طریقوں کو جوڑتا ہے، جو دیکھنے والوں کو آدیواسی روایات اور دیہی زندگی سے جڑنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ان کاروباری افراد کو چیلنجز کا سامنا ہے جیسے کہ سرمائے تک محدود رسائی، مشین سے بنی مصنوعات سے مسابقت، اور ثقافتی تخصیص کا خطرہ۔ ان رکاوٹوں کے باوجود، وہ آدیواسی ثقافت کو فروغ دینے اور اپنی برادریوں کے لیے مواقع پیدا کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔

وزیر داخلہ نے تعاون کے ذریعے "سہکار سے سمردھی" کی اپیل کی

نئی دہلی// تعاون کے وزیر امیت شاہ نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے کھیڑا ڈسٹرکٹ سنٹرل کوآپریٹو (KDCC) بینک لمیٹڈ، ناڈیاڈ، گجرات کے 76 ویں سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے "سہکار سے سمردھی" یا تعاون کے ذریعے خوشحالی کے تحت کی گئی کوششوں کی تعریف کی۔ تعاون کی وزارت کے ایک سرکاری بیان کے مطابق، انہوں نے 18.70 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ بینک (سردار پٹیل سہکار بھون) کی نئی عمارت کا افتتاح کیا۔ سہکار سے سمردھی اسکیم کا مقصد ہندوستان میں اقتصادی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے کوآپریٹیو کی صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ کرنا ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ امول نے پورے ملک اور دنیا کے سامنے "سہکار سے سمردھی" حاصل کرنے کی ایک مثال قائم کی ہے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ اور کوآپریٹیو نے کہا کہ کھیڑا وہی ضلع ہے جہاں سے ملک کے پہلے وزیر داخلہ سردار ولبھ بھائی پٹیل کی کامیاب رہنمائی میں امول کی شروعات ہوئی تھی۔ وزارت تعاون کی ایک سرکاری ریلیز میں کہا گیا ہے کہ شاہ نے کوآپریٹیو اداروں سے وابستہ لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ڈسٹرکٹ کوآپریٹیو بینکوں میں اپنے بینک اکاؤنٹس کھولیں تاکہ کوآپریٹیو سیکٹر میں ایک مضبوط معاشی ڈھانچہ بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز بناسکنٹھا اور پنچ محل اضلاع میں نئی پہل "کوآپریٹیو کے درمیان تعاون" کے تحت پائلٹ پروجیکٹ چلا رہا ہے۔ مرکزی وزیر نے مزید کہا کہ "کوآپریٹیو کے درمیان تعاون" کی کامیابی سے ہندوستان کے کوآپریٹیو سیکٹر کو خود کفیل ہونے کا موقع ملے گا، جس سے مرکزی یا ریاستی حکومت کی مالی مدد کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ مرکزی وزیر نے کہا، اگر کوآپریٹیو کے درمیان تعاون" کا منتر کامیاب ہو جاتا ہے تو ہندوستان کو کوآپریٹیو سیکٹر میں کسی سے مدد لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے روشنی ڈالی کہ کوآپریٹیو تحریک صرف اور صرف کوآپریٹیو اداروں کے وسائل سے پروان چڑھ سکتی ہے۔

مغربی بنگال کی مالی صورتحال

پروائٹ پیپر جاری کرنے کا حکم

کولکاتا// مغربی بنگال کے گورنر ڈاکٹر سی وی آنند بوس نے ممتا بنرجی حکومت سے کہا ہے کہ وہ ریاست کے مالیاتی بحران پر اقتصادی صورتحال پر ایک وائٹ پیپر (قرطاس ابیض) لائے۔ گورنر نے ہفتہ کو نئی دہلی میں مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ان کا بیان سامنے آیا ہے۔ نرملا سیتا رمن سے ملاقات کے بعد گورنر نے کہا کہ مغربی بنگال کی اقتصادی صورتحال کو بھی مالیاتی خطرات اور عوامی مالیاتی انتظام کے مسائل کا سامنا ہے۔ اس سے حکومت کی سنگین کوتاہیاں کھل کر سامنے آتی ہیں۔ مغربی بنگال مالی بحران کا شکار ہے۔ سنگین معاشی صورتحال کے پیش نظر انہوں نے ممتا بنرجی سے کہا ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 167 کے تحت ریاست کی مالی حالت کی تفصیلی رپورٹ وزراء کی کونسل کے سامنے پیش کریں۔

دہلی کے انڈیا اسلامک سنٹر کے صدر عہدے کیلئے سخت مقابلہ متوقع

نئی دہلی// نئی دہلی میں اشرافیہ انڈیا اسلامک کلچرل سنٹر (آئی آئی سی سی) کے کنٹرول کے لیے ایک شدید لڑائی جاری ہے جس میں کانگریس کے رہنما سلمان خورشید صدر کے عہدے کے لیے انتخاب لڑ رہے ہیں اور اسی طرح آر ایس ایس سے وابستہ مسلم راشٹریہ منچ کے کنوینر ڈاکٹر ماجد احمد تلکوٹی بھی ہیں۔ آئی آئی سی سی کی 11 رکنی گورننگ باڈی کے انتخاب کے لیے 11 اگست کو ہونے والا مقابلہ 2034 افراد کے ساتھ سب سے زیادہ اعلیٰ سطح کا مقابلہ ہونے کا وعدہ کرتا ہے- زیادہ تر بیوروکریٹس اور اعلیٰ درجے کے رہنما - اپنے ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں۔ جبکہ خورشید ایک سابق وزیر، سینئر وکیل، اور تجربہ کار رہنما ہیں، ڈاکٹر تلکوٹی ایک معروف (آنکولوجسٹ) کینسر سرجن ہیں جنہوں نے اپنے پیشہ ورانہ کام کے لیے بہت سے ایوارڈز اور تعریفیں حاصل کی ہیں۔ کرناٹک سے تعلق رکھنے والے، ڈاکٹر تلکوٹی اکثر خصوصی تقریب میں آر ایس ایس لیڈر اور مسلم راشٹریہ منچ (ایم آر ایم) کے سربراہ اندریش کمار کے پاس بیٹھے ہوتے ہیں۔ مسلم راشٹریہ منچ بھارت کی دو بڑی مذہبی برادریوں کے درمیان اچھے تعلقات کو فروغ دینے کی کوشش کر رہی ہے اور اس نے ماضی میں دونوں برادریوں کے درمیان بین المذاہب مکالے کو آسان بنانے کی کوشش کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ سراج الدین قریشی، ایک صنعتکار جو آئی آئی سی سی کے صدر ہیں، ڈاکٹر تلکوٹی کے پینل میں شامل ہیں۔ انہوں نے صحت کی وجوہات کی بنا پر دوبارہ اعلیٰ عہدے کے لیے الیکشن لڑنے سے انکار کر دیا۔ پسماندہ مسلم رہنماؤں نے آئی آئی سی سی کی مطابقت پر سوال اٹھانے اور حکومت سے اسے اسپتال میں تبدیل کرنے کے لیے انتخابی وقت کا انتخاب کیا ہے۔ مقامی پسماندہ مسلمانوں کے حقوق کے لیے ایک ممتاز مہم چلانے والے ڈاکٹر فیاض احمد فیضی نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ اشرفیوں کے اس ایلیٹ کلب کو بند کر دینا چاہیے اور اسے "منی پاکستان ان سائیڈ انڈیا" سے تشبیہ بھی دی۔ انہوں نے سوال کیا کہ پوش لوٹینز زون میں تقریباً 72 ہزار مربع فٹ سرکاری اراضی اس کلب کو کیوں دی گئی جس کے زیادہ تر ارکان اشرف ہیں۔ اس کے اشرف ارکان کی ایک بڑی تعداد بیرون ملک مقیم ہے۔ اگرچہ کچھ ہندو بھی اس کے ممبر ہیں وہ اتنے ہی غریب ہیں جتنے پاکستان میں ہندو۔ آئی آئی سی سی کا قیام "اس ملک کے لوگوں کے درمیان باہمی افہام و تفہیم کو فروغ دینے اور اسلام کے حقیقی چہرے کو پیش کرنے کے لیے کیا گیا تھا جو کہ رواداری، لبرل، ترقی پسند، عقلی اور مستقبل کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ ساتھ عقیدے سے قطع نظر انسانی اقدار کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے۔ اس میں ہر پانچ سال بعد 11 ممبران کی گورننگ باڈی کے انتخابات ہوتے ہیں۔ اس سال انتخابات 11 اگست کو ہونے والے ہیں۔ سلمان خورشید اور کیرالہ کے گورنر عارف محمد خان بھی ماضی میں الیکشن لڑ چکے ہیں۔

ایک پیڑ ماں کے نام مہم ماحولیاتی انقلاب لائے گی / وشنو دیو سائے

رائے پور// وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے شہریوں سے اپنی ماں کے لیے وقف درخت لگانے کی اپیل پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائی نے کہا کہ 'ایک پیڑ ماں کے نام مہم ایک انقلاب لائے گی اور ماحولیات کا تحفظ کرے گی۔ سی ایم سائی نے کہا، "ہر شخص کو اپنی ماں کے نام پر ایک درخت لگانا چاہیے۔ اگر ماں زندہ ہے، تو اسے درخت لگانے کے لئے ساتھ لے جانا چاہیے۔ اگر ان کا انتقال ہو گیا ہے، تو ان کی تصویر کو ساتھ رکھتے ہوئے ایک درخت لگانا چاہیے۔ اگر ہر شہری اس اقدام میں شامل ہو جائے تو ایک ماحولیاتی انقلاب آئے گا۔ انہوں نے چھتیس گڑھ کے لوگوں سے بھی اس پہل میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ انہوں نے مزید کہا 'من کی بات میں انہوں نے ہم وطنوں سے درخواست کی ہے کہ ہر ایک کو اپنی ماں کے نام پر ایک درخت لگانا چاہیے اور ہم چھتیس گڑھ کے لوگوں سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ ہر کوئی ایک درخت لگائے۔ اس سے پہلے، پی ایم مودی نے اتوار کو عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر شروع کی گئی ایک پیڑ ماں کے نام مہم کے بارے میں بات کی جس نے دنیا بھر کے شہریوں اور لوگوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ درخت لگانے کی پہل میں شامل ہوں تاکہ مادریت اور ماحول دونوں کا جشن منایا جا سکے۔ اتوار کو 'من کی بات' پروگرام کے اپنے 111 ویں ایپی سوڈ میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا کہ اپنی ماں کے لیے کچھ کرنے کی سوچ کے ساتھ 'ایک پیڑ ماں کے نام' مہم کا آغاز ملک بھر میں کیا گیا۔ 5 جون کو ماحولیات کا عالمی دن جو تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔

بنگلہ دیش کی بحریہ نے 800 ٹن سمندری ٹگ کے لیے ہندوستانی جہاز ساز کے ساتھ معاہدہ کیا

ڈھاکہ// بنگلہ دیش کی بحریہ نے 800 ٹن سمندری ٹگ کی تعمیر کے لیے ہندوستان کے گارڈن ریچ شپ بلڈنگ اور انجینئرز کے ساتھ معاہدہ کیا ہے، جو کہ بنگلہ دیش کے لیے ہندوستان کی دفاعی لائن آف کریڈٹ میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ دستخط کی تقریب ہندوستان کے بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی کے بنگلہ دیش کے دورے کے دوران ہوئی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون پر زور دیا گیا۔ معاہدے کا مقصد بنگلہ دیش کی مسلح افواج کی جدید کاری کی کوششوں کو تقویت دینا، ان کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے دفاعی صنعتی تعاون کو تلاش کرنا ہے۔ ایڈمرل ترپاٹھی کے 1 سے 4 جولائی کے چار روزہ سرکاری دورے میں دو طرفہ بات چیت، بنگلہ دیش نیول اکیڈمی میں پاسنگ آؤٹ پریڈ کا جائزہ، اور بنگلہ دیشی فوجی حکام کے ساتھ ملاقاتیں شامل ہوں گی۔

ہندوستانی فوج نے لداخ میں میراتھن کے ساتھ کارگل وجے دیوس منایا

لداخ۔ یکم جولائی۔ ایم این این۔ ہندوستانی فوج نے سرحد فاؤنڈیشن، پونے اور سول انتظامیہ کے ساتھ مل کر، زوجی لا جنگ کی پلاٹینم جوبلی اور کارگل وجے دیوس کی رجت جینتی کی یاد میں دراس میں مختلف میراتھن اور دوڑ کا اہتمام کیا۔ ایونٹ آپریشنز ڈویژن میں جی او سی فارایور اور سوبیدار میجر سنجے کمار، پی وی سی کے ذریعہ جھنڈی دکھا کر، 44 کلومیٹر سے 4 کلومیٹر تک مختلف فاصلوں کی پانچ دوڑیں، جس میں یونین ٹیریٹری کے تمام عمر گروپوں کے قومی اور مقامی رنرز کی شرکت کو راغب کیا۔ سرحد شورتھوں نے ہندوستانی مسلح افواج کی لچک اور استقامت کا جشن منایا اور ان لوگوں کے ساتھ اپنے مضبوط رشتے کا مظاہرہ کیا جن کی وہ حفاظت کرتے ہیں، جبکہ دراس میں ایڈونچر سیاحت کا موقع بھی پیش کرتے ہیں، جس سے مقامی آبادی اور معیشت کو ممکنہ طور پر فائدہ ہوتا ہے۔

زراعت ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے، مودی جی کی زندگی ملک کی خدمت کے لئے وقف ہے / شیوراج سنگھ چوہان

بھوپال// مرکزی زراعت اور دیہی ترقی کے وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے اتوار کو ضلع سیہور کے کولاس کلاں گاؤں میں کسان بھائیوں اور بہنوں، زرعی دوستوں، کروڑ پتی دیدیوں اور عام لوگوں کے ساتھ وزیر اعظم نریندر مودی کے من کی بات پروگرام کا ٹیلی کاسٹ سنا۔ اس دوران چوہان نے کہا کہ آج مسلسل تیسری بار وزیر اعظم بننے کے بعد پہلی بار مودی جی نے ہم وطنوں سے دل کی بات کی ہے۔ وزیر اعظم پورے ملک کو اپنا خاندان سمجھتے ہیں اور ان کی زندگی ملک کی خدمت اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے وقف ہے۔ وزیر اعظم پورے ملک میں ہونے والی اچھی چیزوں پر بھی بات کرتے ہیں تاکہ دوسرے بھی اس سے سیکھ سکیں۔ ہماری روایات اور زندگی کی اقدار ابھی اس کے بارے میں بات کرتی ہیں اور ہونے والی مختلف اختراعات کے بارے میں بھی سب کو بتاتی ہیں۔ یہ بہت متاثر کن گفتگو ہے، ہم سب خوش ہیں۔ مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے ٹی 20 ورلڈ کپ میں ہندوستان کی شاندار جیت پر ٹیم انڈیا اور پورے ملک کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ میں کپتان روہت شرما، وراٹ کوہلی اور تمام کھلاڑیوں کو ان کی شاندار کارکردگی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ ہمارے سوریا کمار جیسے بہادر کھلاڑی نے مشکل ترین حالات میں میچ جیتا ہے۔ یہ حیرت انگیز ہے اور مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے استقامت کے ساتھ میچ جیتا ہے۔ بھارت پہلے نمبر پر ہے۔

سری لنکا: مالیاتی گھوٹالہ کے الزام میں 60 ہندوستانی گرفتار

آن لائن دھوکہ دہی کے معاملے پوری دنیا میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ سری لنکا میں اس طرح کا ایک تازہ معاملہ سامنے آیا ہے، جس میں درجنوں ہندوستانیوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سری لنکا میں آن لائن مالیاتی گھوٹالوں میں شامل ہونے کے الزام میں تقریباً 60 ہندوستانی شہریوں کی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔ انہیں جمعرات کو کولمبو واقع مدیویلا، بٹارا ملا اور مغربی ساحلی شہر نیگومبو سے گرفتار کیا گیا ہے۔ پولیس ترجمان ایس ایس پی نہال تھلدوا کا کہنا ہے کہ ایک متاثرہ کے ذریعہ شکایت کیے جانے کے بعد چھاپہ ماری کی کارروائی کی گئی۔ اس چھاپہ ماری میں 135 موبائل اور 57 لیپ ٹاپ ضبط کیے گئے ہیں۔ نیگومبو میں ایک گھر پر چھاپہ ماری کی گئی جہاں سے حاصل اہم ثبوتوں کے بعد ابتدائی طور پر 13 مشتبہ افراد کی گرفتاری ہوئی اور 57 فون کے ساتھ کچھ کمپیوٹرس ضبط کیے گئے۔ بعد میں کی گئی کارروائیوں میں مزید 19 گرفتاریاں ہوئیں۔ جب مزید تحقیقات ہوئی تو کچھ دیگر ہندوستانیوں کی گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کارروائی کے دوران مشتبہ افراد کے دبئی اور افغانستان میں بین الاقوامی روابط سامنے آئے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ متاثرین میں صرف مقامی ہی نہیں بلکہ بیرون ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ ایسا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ گرفتار افراد مالیاتی دھوکہ دہی، غیر قانونی سٹہ بازی اور جوئے کی مختلف سرگرمیوں میں شامل تھے۔

خاتون جنت محبوب خدا کی محبوب بیٹی

تحریر
پیرزادہ مولوی بلال یوسف

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیٹیوں میں سے سب سے چھوٹی شہزادی ہیں۔ آپ کا اسم مبارک "فاطمہ" ہے۔ آپ کا لقب بتول اور زہرا ہے۔ بتول کا معنی ہے منقطع ہونا' کٹ جانا چونکہ آپ دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے اَلگ تھیں لہٰذا بتول لقب ہوا۔

زہرا بمعنی کلی' آپ جنت کی کلی تھیں۔ آپ کے جسم پاک سے جنت کی خوشبو آتی تھی۔ اس لئے آپ کا لقب زہرا ہوا۔ مختلف روایات کے مطابق آپ اعلان نبوت سے ایک سال یا پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فاطمۃ بضعۃ مِنّی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما اذاھا" (حضرت) فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے انہیں ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور ایک روایت میں ہے جو چیز انہیں پریشان کرے مجھے پریشان کرتی ہے اور جو انہیں تکلیف دے وہ مجھے ستاتا ہے۔

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر کے بعد نبی کریم نے ان کا نکاح امیر المومنین حضرت سیدنا علی سے کر دیا۔ نکاح کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے علی آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟

امیر المومنین حضرت سیدنا علی نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک زرہ ہے۔ آپ نے فرمایا: گھوڑا جہاد کے لئے ضروری ہے۔ زرہ کو فروخت کر ڈالو۔ امیر المومنین حضرت سیدنا علی فرماتے ہیں' میں نے زرہ اٹھائی اور بازار مدینہ منورہ میں چلا گیا اور میں نے یہ زرہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان ذوالنورین کے ہاتھ 400 (چار سو) درہم میں فروخت کردی۔

حضرت فاطمہ ؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔ آپ ؓ کا لقب زہرا ہے۔ آپ ؓ بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپ ؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ حضرت عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جنتی خواتین میں افضل ترین خدیجہ، فاطمہ، مریم اور آسیہ ہیں"۔ ایک اور حدیث میں آپ کو تمام عورتوں کی سردار بھی کہا گیا ہے۔ حضرت فاطمہ ؓ کم عمری سے ہی نہایت زیرک اور حق پرست تھیں۔ مکی دور کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز نبی پاک ﷺ کعبہ کے قریب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے کہ کفار نے آپ ﷺ کو ایذاء پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ "عقبہ بن معیط" نامی سردار جو دیگر سرداران قریش کے ساتھ وہاں موجود تھا اور آپ ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھ رہا تھا، وہاں سے اٹھا اور اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لایا۔ اونٹ کی وزنی اوجھڑی اس نے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ اس دوران کسی نے حضرت فاطمہ ؓ کو اس واقعہ کی خبر کر دی، یہ سن کر آپ ؓ خانہ کعبہ پہنچیں اور روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کی پشت سے وہ اوجھڑی ہٹائی، اور قریش کے ان سرداروں تنبیہ کی۔۔

نبوت کے ابتدائی زمانے کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک گستاخ کافر نے آپ ﷺ کے سر اقدس میں مٹی ڈال دی اور اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھاگ نکلا۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر واپس آ گئے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے جب آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھی تو رونے لگیں۔ وہ آپ ﷺ کا سر دھوتی جاتیں اور فرط غم سے روتی جاتیں۔ آپ ﷺ نے انہیں تسلی دی اور فرمایا "بیٹا صبر کرو!۔ اللہ تمہارے باپ کا حامی و ناصر ہے۔ وہ تمہارے والد کو قریش کی دست درازیوں اور ایذاء رسانیوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت فاطمہ ؓ کی شادی آپ کے چچازاد بھائی حضرت علی ؓ سے ہوئی، جنہوں نے بارگاہ رسالت میں ہی پرورش پائی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے پیغام نکاح پر حضرت فاطمہ ؓ کی خاموشی کو ان کی رضامندی سمجھ کر قبول فرمالیا

حضرت علی ؓ نے اپنی زرہ بیچ کر مہر ادا کیا۔ نیز شادی کے سامان اور گھر کی ضروری اشیاء کا انتظام کیا۔ غرض حضرت فاطمہ ؓ کا نکاح انتہائی سادگی سے سرانجام پایا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر خصوصی طور پر ان دونوں کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت فاطمہ ؓ نے نہایت سادہ اور پرمشقت زندگی بسر فرمائی۔ گھر کے تمام کام خود سرانجام دیتی یہاں تک کہ چکی بھی خود پیستیں، جس کی وجہ سے آپ ؓ کے ہاتھوں میں آبلے پڑ جاتے تھے۔ گھریلو ذمہ داریوں میں مدد کے لیے آپ ؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک لونڈی کا مطالبہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "بیٹی! میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں، جو لونڈی اور غلام سے بہتر ہو؟ آپ بولیں "میرے پیارے ابا جان! فرمایئے وہ کیا بات ہے؟"۔ آپ ﷺ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ جب رات کو آرام کرنے لگو تو 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ 33 اللہ اکبر پڑھ لیا کرو کیونکہ یہ لونڈی یا غلام سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے اصرار کرنے کی بجائے انتہائی سعادت مندی سے فرمایا کہ "میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔ تسبیح کے یہ کلمات "تسبیحات فاطمہ" کے نام سے معروف ہیں۔ اپنی محبوب بیٹی کے لیے نبی اکرم ﷺ نے مال و دولت اور آسائشات کو پسند نہیں فرمایا۔ گویا حقیقی محبت کا پیمانہ یہ نہیں کہ جس سے محبت ہو، اس کے قدموں میں تمام دنیاوی نعمتیں ڈھیر کر دی جائیں، بلکہ محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب ہستی کی آخرت سنوارنے کے لیے حتی المقدور کوشش کی جائے۔

آپ ؓ عادات و اطوار اور حلیہ میں اپنے والد محترم سے مشابہت رکھتی تھیں، نیز بے حد سخی اور فیاض تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہ ؓ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ وہ اپنے والد محترم کو دیکھتے ہی احتراماً کھڑی ہو جاتیں۔ اسی طرح حضرت فاطمہ ؓ جب آپ کے گھر تشریف لے جاتیں تو آپ ﷺ بھی کھڑے ہو کر شفقت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ ؓ کو اپنی تمام اولاد سے بڑھ کر چاہتے تھے۔ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا "فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے اذیت دے، اس سے مجھے اذیت ہوتی ہے اور جو بات اسے پریشان کرے وہ مجھے پریشان کرتی ہے"۔ آپ ﷺ کی علالت کے دوران ایک مرتبہ حضرت فاطمہ ؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے پاس بٹھا کر سرگوشی میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ رونے لگیں۔ آنحضور ﷺ نے دوبارہ ان سے آہستہ آواز میں کچھ فرمایا، جسے سن کر وہ مسکرانے لگیں۔ آنحضور ﷺ کے وصال کے بعد حضرت عائشہ ؓ کے دریافت فرمانے پر حضرت فاطمہ ؓ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ "اے فاطمہ! میرے وصال کا وقت قریب آ گیا ہے اور میرے گھر والوں میں سے تم سب سے پہلے مجھ کو ملو گی اور میں تمہارے لیے کتنا بہترین پیش رو ہوں۔" اس موقع پر میں رو پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کیا تم اس بات سے راضی نہیں کہ تم تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار بنو؟ اس بات پر میں ہنس پڑی"۔ حضرت فاطمہ ؓ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت حسن ؓ اور حسین ؓ جیسے بے مثال بیٹے عطا فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ "جس نے حسن اور حسین سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ حضرت فاطمہ ؓ کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیاں حضرت زینب ؓ اور ام کلثوم ؓ بھی عطا فرمائیں۔ حیا ایمان کا لازمی جزو ہے۔ خصوصاً ایک عورت کا تو زیور ہی حیا ہے، آپ ؓ میں ایمان کا یہ حصہ بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ ؓ حد درجہ حیادار اور گوشہ نشین خاتون تھیں۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کی بہترین صفت کے بارے میں پوچھا تو حضرت فاطمہ ؓ نے جواب دیا کہ "عورت کی سب سے اعلیٰ و ارفع خوبی یہ ہے کہ نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے"۔ آپ ؓ نے وفات سے پہلے اپنی تدفین کے بارے میں جو ہدایات فرمائیں، ان میں پردے کا خیال رکھنے بارے میں باتیں بھی تھیں۔ حیا کا اس سے اعلیٰ درجہ کیا ہو سکتا ہے کہ انسان موت کے بعد بھی اپنے پردے کا خیال سے غافل نہ ہو۔

حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ کی وفات ہجرت کے گیارہویں سال ماہ رمضان میں نبی پاک ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد ہوئی، آپ ؓ کا انتقال رات کے وقت ہوا اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں رات کے وقت ہی دفن کیا گیا۔

حضرت فاطمہ ؓ نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب صاحبزادی ہیں۔ اپ ؓ کا لقب زہرا ہے۔ آپ ؓ بعثت نبوی ﷺ سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں۔ آپ ؓ کی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ حضرت عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جنتی خواتین میں افضل ترین خدیجہ، فاطمہ، مریم اور آسیہ ہیں"۔ ایک اور حدیث میں آپ کو تمام عورتوں کی سردار بھی کہا گیا ہے۔ حضرت فاطمہ ؓ کم عمری سے ہی نہایت زیرک اور حق پرست تھیں۔ مکی دور کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک روز نبی پاک ﷺ کعبہ کے قریب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے کہ کفار نے آپ ﷺ کو ایذاء پہنچانے کا منصوبہ بنایا۔ "عقبہ بن معیط" نامی سردار جو دیگر سرداران قریش کے ساتھ وہاں موجود تھا اور آپ ﷺ کو نماز ادا کرتے دیکھ رہا تھا، وہاں سے اٹھا اور اونٹ کی اوجھڑی اٹھا لایا۔ اونٹ کی وزنی اوجھڑی اس نے سجدے کی حالت میں آپ ﷺ کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ اس دوران کسی نے حضرت فاطمہ ؓ کو اس واقعہ کی خبر کر دی، یہ سن کر آپ ؓ خانہ کعبہ پہنچیں اور روتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اپنے والد کی پشت سے وہ اوجھڑی ہٹائی، اور قریش کے ان سرداروں تنبیہ کی۔۔

دین اسلام کی تبلیغ میں حضرت زینب رضؓ کا کردار

تحریر
اطہر بشیر

اگر کربلا میں موجود شیر دل خاتون جناب زینب بنت علی علیہ السلام کا ذکر نہ کی جائے تو کربلا کی کتاب ادھوری رہ جاتی ہے کیونکہ حضرت زینب ؑ نے کربلا میں اور کربلا کے بعد دین اسلام کا دفاع کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے جناب زینب یعنی باپ کی زینت گہوارہ ولایت کی تیسری اولاد ہیں یہ نام خدا نے اس دختر کے لئے انتخاب کیا تھا جو کہ اپنا پیغام پہنچا کر فخر تاریخ اور خاندان نبوت و ولایت کے لئے باعث افتخار بن گئی اسی لیے تاریخ کربلا جو کہ اسلام کی زندہ و جاوید تاریخ ہے زینب بنت علی علیہ السلام کا نام فداکاری کی وجہ سے درخشاں ہے جب جناب زینب پیدا ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر تھے جب سفر سے واپس تشریف لائے اور جناب زینب کی ولادت کی خبر سنی تو فرمایا فاطمہ کی اولاد میری اولاد ہے لیکن ان کے بارے میں خدا فیصلہ کرتا ہے اور اس کے بعد جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی کہ خداوند عالم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنے کے بعد فرماتا ہے کہ اس دختر کا نام زینب رکھ دیجئے اور اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب کو آغوش مبارک میں لیا بوسہ دیا اور فرمایا میری وصیت ہے کہ سب اس بچی کا احترام کریں کہ یہ خدیجۃ الکبریٰ کی مانند ہیں یعنی جس طرح اسلام کی ترقی اور مقصد پیغمبر کی تکمیل کے لئے حضرت خدیجہ کی کوششیں نہایت ثمر بخش تھیں اسی طرح راہ خدا میں حضرت زینب کی استقامت و صبر بھی بقاء اسلام کے لیے اہمیت کا حامل ہے جناب زینب کی عظیم شخصیت کہ جس نے مرکز ولایت میں پرورش پائی اور بہترین تربیتوں کے سایہ میں پروان چڑھیں کی مثال ایک دریا کی مانند ہے آپ نے معرفت، انسانی فضائل و کمالات اور اخلاقی و تربیتی تجربات اپنے والدین سے حاصل کئے تھے اور باپ کے مکتب میں تعلیم حاصل کی تھی کہ انہوں نے کربلا، کوفہ و شام میں اپنی تعلیم کا مظاہرہ کیا اور اپنی تدبیر، شجاعت اور صبر و استقامت کے ذریعہ ثابت کر دیا کہ ایسے باپ کی بیٹی ہے کہ جس نے پوری زندگی راہ خدا میں گزاری عدل پھیلایا اور تمام چیزوں کو اپنے محبوب پر قربان کر دیا جناب زینب کی زندگی کا روشن ترین زمانہ وہ ہے کہ جس میں آپ امام حسین علیہ السلام کے ہمراہ کاروان عشق و شہادت کے ساتھ ہیں جناب زینب نے واقعہ کربلا کے پورے منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کر صبر و رضا میں اس طرح اعلیٰ تھیں کہ اپنے سرفراز خاندان کو حزب اللہ کہہ کر یزیدی فوج کی حرکتوں کو عدل کے خلاف قرار دیتی ہیں جناب زینب کو تاریخ اسلام پر اتنا عبور حاصل تھا کہ اس کا اندازہ آپ کی تقاریر سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے آپ نے دربار یزید میں بھی یزید کو منطقی باتوں سے دندان شکن جواب دیا اور آپ کی منطقی باتوں کا یزید کے پاس کوئی جواب نہ تھا قصر یزید میں جناب زینب کی رسوا کن تقریر نے اور مسجد شام میں امام زین العابدین علیہ السلام کے خطبہ نے اہلبیت کے خلاف معاویہ کے چالیس سالہ مسموم پروپیگنڈے کو طشت از بام کر دیا اور بنی امیہ کے مظالم سے پردہ اٹھا دیا اور ان کے سیاہ و تاریک کارنامے آشکار ہو گئے اور شام والے ہوش میں آ گئے اور محسوس کرنے لگے کہ معاویہ اور یزید جھوٹے تھے اور جاہ طلب اور خونخوار ہیں آپ کے تقاریر نے یزید کے گھمنڈ اور جاہ و جلال کو مٹی میں ملا دیا اور دکھایا کہ زینب سلام اللہ علیہا کو اپنے مقصد و راستے پر کامل ایمان تھا اور اس سلسلہ میں جانفشانی کرنے میں آپ نے دریغ نہ کیا تمام مراحل میں زینب سلام اللہ علیہا اپنے فرائض سے آگاہ تھیں جہاں خاموشی راس آتی تھی وہاں خاموشی اختیار کی جہاں فریاد کرنا چاہئے تھی وہاں فریاد کی جہاں صدائے احتجاج بلند کرنا چاہئے تھا وہاں احتجاج کیا تاریخ گواہ ہے کہ عورت نرم دل اور جزباتی ہوتی ہے لیکن یہ احساسات و جزبات جناب زینب کی فکر پر غالب نہ ہو سکے انہوں نے اپنی پوری زندگی میں خصوصاً سید الشہداء علیہ السلام کی خونی تحریک کے دوران اپنے آرام کو بھلا دیا تھا خود کو اور اپنے عزیزوں کو راہ خدا میں قربان کر دیا تھا تمام مصیبتوں پر صبر کیا اور تمام سختیاں برداشت کئے جناب زینب علیہا السلام نے میدان کربلا میں بھی ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور بنی نوع آدم کو حقیقت کی پاکیزہ راہ دکھانے میں جہاں مریم و آسیہ و ہاجرہ و خدیجہ اور طیب و طاہر صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا (س) کی عظیم شخصیت اپنے مقدس کردار کی روشنی میں ہمیشہ جبین تاریخ کی زینت بن کر نمونہ عمل ہیں وہاں جناب زینب بھی اپنے عظیم باپ کی زینت بن کر انقلاب کربلا کا پرچم اٹھائے ہوئے آواز حق و باطل سچ اور جھوٹ ایمان و کفر اور عدل و ظلم کے درمیان حد فاصل کے طور پر پہچانی جاتی ہیں۔ کربلا کی شیر دل خاتون زینب کبریٰ ہیں جو عقیلہ بنی ہاشم کہلاتی ہیں۔ انہیں سیدہ زینب نے کربلا کی سرزمین پر کسب کمال میں وہ مقام حاصل کیا جس کی سرحدیں دائرہ امکان میں آنے والے ہر کمال سے آگے نکل گئیں اور حضرت زینب کی شخصیت تاریخ بشریت کی کردار ساز ہستیوں میں ایک عظیم اور منفرد مثال بن گئیں حضرت زینب نے واقعہ کربلا میں اپنی بے مثال شرکت کے ذریعہ تاریخ بشریت میں حق کی سربلندی کے لڑے جانے والی سب سے عظیم جنگ اور جہاد و سرفروشی کے سب سے بڑے معرکہ کربلا کے انقلاب کو رہتی دنیا کے لئے جاوداں بنا دیا۔ جناب زینب کی قربانی کا بڑا حصہ میدان کربلا میں نواسہ رسول امام حسین کی شہادت کے بعد اہلبیت رسول کی اسیری اور کوفہ و شام کے بازاروں اور درباروں میں تشہیر سے تعلق رکھتا ہے جناب زینب نے اپنے وقت کے ظالم و سفاک ترین افراد کے سامنے پوری دلیری کے ساتھ اسیری کی پرواہ کیے بغیر مظلوموں کے حقوق کا دفاع کیا ہے اور اسلام و قرآن کی حقانیت کا پرچم بلند کیا محسن نقوی نے کیا خوب کہا ہے:

آیات حق کی چھاؤں میں عصمت کا پھول تھیں
زینب کہیں علی تھیں کہیں بتول تھیں

واقعہ کربلا میں دختر بتول کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمۃ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپا ہونے والے

واقعہ کربلا میں دختر بتول کی بے مثال شرکت نے تاریخ بشریت میں اعلائے کلمتہ الحق کیلئے لڑی جانے والی سب سے بڑی جنگ میں بپا ہونے والے انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنادیا۔ کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغِ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو حضرت زینب کی نیک سیرت کنیزوں میں شامل کرے اور انہیں آپ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پردے کا اہتمام کیا جب پردہ چھن گیا تو خاک سے پردہ کیا اور تمام مستورات کو ایک پیغام دیا کہ اگر کوئی بھی مصیبت پیش آئے مگر حجاب و عفت کا ہمیشہ دفاع کرنا چاہئے جناب زینب بنت علی علیہ السلام نے جس بہادری، دلیری اور شجاعت سے یزید پلید کا مقابلہ کیا کہ دنیا میں اس کی مثال ملنا ناممکن ہی نہیں مشکل بھی ہے جو مجلسیں ہم آج امام باڑوں میں منعقد کرتے ہیں ان مجالس کی ابتداء جناب زینب نے ہی کیا اور ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کیا عورتوں کی فطری

انقلاب کو رہتی دنیا کیلئے جاوداں بنا دیا۔ کربلا کے عظیم معرکے کے دوران اور اسکے بعد سیدہ زینب کے کردار کا ہر پہلو اہمیت کا حامل اور چراغ راہ کی مانند ہے مگر آپ کا انقلابی کردار تاریخ کی کتاب میں درخشندہ باب بن کر چمک رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری ماؤں بہنوں کو حضرت زینب کی نیک سیرت کنیزوں میں شامل کرے اور انہیں آپ سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

عورت: جن سے ڈرتا ہے زمانہ سارا

تحریر
محمد صالح انصاری

ابھی چند دن بھی نہیں ہوئے جب دلّی پولیس اور ممبئی پولیس نے شکایت ملنے کے بعد کچھ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو گرفتار کیا تھا۔ جو بلّی بائی ایپ کے ذریعہ مسلم خواتین کے خلاف نفرت پھیلانے اور انکی نیلامی کرنے کا کام کرتے تھے۔ ابھی تک وہ سلسلہ چل رہا ہے اور نئے نئے نوجوان جو ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں انکی گرفتاریاں لگاتار ہو ہی رہی تھیں کہ اب ایک نیا معاملہ سامنے آ گیا۔ اور معاملہ بھی ٹھیک اسی طرح کا کہ کچھ اوباش اور بدمعاش قسم کے نوجوان کلب ہاؤس نام کے موبائل ایپ پر لڑکیوں کے خلاف گندی گندی نفرت آمیز باتیں کر رہے تھے اور حیرت کی بات یہ ہے کی یہ نوجوان نسل مسلم نفرت نے اتنی بری طرح گرفتار ہو چکے ہیں کہ خود لڑکیاں ہی لڑکیوں کے خلاف ایسے کاموں میں لڑکوں کا ساتھ دیتی نظر آ رہی ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے جو معاشرے میں اتنی زیادہ نفرت کی آندھی چل رہی ہے۔ ایک طرف پولیس نے روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے کوئی دوسری جگہ تلاش کر لی اور پھر سے اسی نفرت کے کام کو آگے بڑھانے لگے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان لوگوں کو ایسے کاموں کو لیکر نشا ہو گیا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ پولیس اور قانون کی موجودگی میں بھی اپنے ماں، بہن اور بیوی جیسے پاک رشتوں کو تار تار کر رہے ہیں اور انکو کسی طرح کا کوئی ڈر اور شرمندگی کا احساس تک نہیں ہے۔

اگر پولیس نے یہی کام گزشتہ سال جون اور جولائی کے مہینے میں سلّی ڈیل کے معاملے میں ہی کیا ہوتا اور گنہگاروں کو گرفتار کرکے کیفرِ کردار تک پہنچایا ہوتا تو آج انکے حوصلے بلند نہیں ہوتے اور نہ انکی اتنی ہمت ہوتی۔ ایسا لگتا ہے کہ اس معاملے میں نفرت کی سیاست کرنے والی ہماری نام نہاد حکومتوں کا بھی ہاتھ ہے اور یہ بات بلکل یقینی ہے کہ ہماری حکومتوں نے جو آئی ٹی سیل تیار کر رکھا ہے یہ سارا نفرت کا بازار انہیں لوگوں کا تیار کیا ہوا ہے۔ جسکی وجہ سے جب بھی کوئی معاملہ سامنے آتا ہے تو نام نہاد لڑکوں کی گرفتاریاں کر کے معاملے کو رفع دفعہ کر دیا جاتا ہے اور کچھ دنوں بعد کوئی اور یہ کام کرنے لگتا ہے۔ جبکہ اصل مجرم کا پتہ

نہیں چلتا۔

ایسے میں ضرورت ہے کہ اس معاملے میں عدالت کا عمل دخل ہو اور عدالت اس معاملے کو اپنے طریقہ سے تفتیش کا کام انجام دے تا کہ یہ نفرت کا بازار بند ہو نہیں تو وہ دن دور نہیں جب یہ نفرت مسلم خواتین سے باہر نکل کر راہ چلتی ہر خواتین کو اپنی زد میں لے لیگی اور ہم ایک وحشی معاشرے کہ حصہ بن جائیں گے۔

یہ بات ہر کوئی جانتا ہے کہ اس معاملے میں جن خواتین اور بہنوں کو نشانہ بنایا گیا ہے وہ ایسی باہمت اور باصلاحیت خواتین اور لڑکیاں ہیں جو حکومتوں کو ہر محاذ پر گھیر رکھی ہیں۔ انکے ہر غلط فیصلہ پر سوال کرتی ہیں ان کو تنقید کا نشانہ بناتی ہیں اور انکی اصل حقیقت عوام کے سامنے لاتی ہیں۔ یہ ایسا کام ہے جو آج کی بڑی بڑی ٹی وی چینل کی اینکر نہیں کر سکیں۔ الثان کے لاکھ روکنے کی کوشش کے بعد بھی جب یہ حق اور سچ کی آواز نہیں رکی تو انھوں نے اب انسانیت کی ساری حدیں پار کر کے انکی عزت اور عصمت کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ لیکن انکو معلوم نہیں کی یہ خواتین اور لڑکیاں اب ڈرنے والے نہیں ہے اور انکا ہر حربہ ناکام ہو جائیگا۔ بھلا کوئی منزل پر پہنچ کر واپس آتا ہے۔ اور یہ لڑکیاں اب اپنی اصلی منزل کو پہچان گئی ہیں اب وہ کسی بھی حالت میں ڈر کر پیچھے نہیں جانے والی اب تو راستہ بہت آگے تک جائیگا اور نفرت کی حکومت اور سیاست کرنے والوں کو انکے انجام کی منزل کر رہیگی۔

اگر آپ تاریخ کا صفحہ الٹ کر دیکھیں تو ہر دور میں ایسے لوگ نکل آتے ہیں جو حق اور سچ کی آواز روکنے کے لیے ساری حدیں پار کر جاتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں جب محمد ﷺ کی آواز کو روکنے میں دشمنوں کی فوج ناکام ہوئی تو انھونے بھی یہی حربہ اختیار کیا تھا اور آپ ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ (رض) پر تہمت لگا دیا کہ شاید اس وجہ سے روک لیں گے۔ لیکن حق و انصاف کی آواز میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ اسکو کسی بھی حال میں روکا نہیں جا سکتا اور ہندوستان میں خاص کر مسلم معاشرے میں جو یہ آواز اٹھی ہے اب اسکو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی بس ضرورت ہے کہ ہم سب ملکر سچ کی آواز کے ساتھ اپنی آواز ملائیں۔

محکمہ صحت کا اپنے ملازمین کے تئیں حکمنامہ
باقی محکمہ جات کے ملازمین پر بھی لاگو ہو!

رواں ماہ کی گیارہ تاریخ کو محکمہ صحت کشمیر کی جانب سے ایک حکمنامہ جاری کیا گیا جس میں کہا گیا کہ محکمہ ان مال زمین کو تنخواہیں نہیں دے گا جن کی ماہانہ کارکردگی غیر تسلی بخش ہوگی۔ حکمنامہ میں محکمہ کے سبھی ضلعی ذمہ داروں سے کہا گیا ہے کہ وہ محکمہ کے ہر ایک ملازم کی جانب سے مہینے کے دوران کئے گئے کام کی تفصیلات ہر ماہ ڈائریکٹوریٹ کو روانہ کریں تا کہ ان ملازمین کو تنخواہیں دینے یا نہ دینے کے حوالے سے کوئی فیصلہ لیا جاسکے۔ محکمہ صحت کی جانب سے جاری کردہ یہ حکمنامہ اس اعتبار سے انتہائی صحیح اقدام ہے کہ اس سے محکمہ کے کام کاج کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں میں مریضوں کو دستیاب رکھی جانی والی طبی سہولیات میں معقولیت آئے گی۔ اسی بیچ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت کام کرنے والے اکثر و بیشتر محکمہ جات میں ایسے مال زمین کی بھاری تعداد موجود ہے جن کا کام غیر تسلی بخش ہے یا جو محض تنخواہوں کے حصول کے روز ہی اپنے دفاتر میں حاضر ہو جاتے ہیں۔ حکومت نے کچھ عرصہ قبل جنگلات کی اراضی کو غیر قانونی قبضہ جات سے آزاد کرانے کے لئے ایک مہم شروع کر دی اور اس مہم کے نتیجہ میں اب تک ہزاروں کنال اراضی کو غیر قانونی قبضے سے آزاد کرالیا گیا ہے۔ ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اس اراضی پر قبضہ ہو رہا تھا تو متعلقہ مال زمین کہاں سوئے ہوئے تھے اور انہوں نے اپنے اعلیٰ حکام کو اس چیز کی اطلاع نہیں کی یا اگر کہیں اعلیٰ حکام کو مطلع بھی کیا گیا تھا تو انہوں نے کاروائی کیوں نہیں کی۔ کیا ان مال زمین کے خلاف کاروائی ضروری نہیں بنتی جنہوں نے جنگلات کی زمین کو غیر قانونی قبضے میں جاتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر کے رکھیں؟۔ ایم جی نریگا سابق یو پی اے کی مرکزی کی جانب سے دیہی علاقوں کو ترقی اور روزگار کی فراہمی کے حوالے سے ایک انقلابی سکیم تھی جس کی عالمی سطح پر بھی پذیرائی ہوئی ہے تاہم یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جموں وکشمیر خاص کر وادی کے کونے کونے میں یہ سکیم متعلقہ محکمہ کے ملازمین اور افسران و انجینئروں کے لئے سونے کی کان ثابت ہوئی ہے اور چپراسی سے لے کر بلاک ڈیولپمنٹ افسران تک کمیشن کا ایک ریٹ فکس ہے جس کے تحت ایم جی نریگا کا کام کرنے والے ٹھیکیداروں سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے۔ تعلیمی شعبے میں سرکاری سکولوں کی کارکردگی بے احتسابی کی ایک زندہ و جاوید مثال ہے۔ سرکاری سکولوں میں کام کرنے والے اساتذہ نے اپنے بچوں کو نجی سکولوں میں حصول تعلیم کے لئے داخل کرالیا ہے جس کے نتیجہ میں سرکاری سکولوں کے اندر تعلیم کا معیار ہر گزرتے دن کے ساتھ گرتا ہی جا رہا ہے۔ کیا متعلقہ محکمہ جات کے حکام کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اپنے ماتحت ملازمین کو احتساب کے دائرے میں لانے کی غرض سے اسی طرح کے احکامات جاری کرتے ہوئے ان کی کارکردگی کو بہتر کرنے کی سعی و کوشش کریں۔ جموں وکشمیر حکومت کے ماتحت کام کرنے والے متعدد بلکہ کم و بیش سبھی محکمہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کے حوالے سے اس طرح کے احکامات صادر کئے جانے کی ضرورت ہے تا کہ ہر محکمہ کے کام کاج اور کارکردگی کو بہتر کیا جاسکے اور ہاں اس دوران یہ بات بھی ضروری ہے کہ جو سرکاری مال زمین لگن اور تندہی سے اپنا کام کاج کرتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی کرنے کی بھی ضرورت ہے تب جا کر سرکاری دفاتر میں ورک کلچر کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اور عام لوگوں کو انتظامی سطح پر درپیش مشکلات کو کم کیا جاسکتا ہے۔

بچہ مزدوری: بے فکر سماج اور سرکار

تحریر
ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بچپن انسانی زندگی کا سب سے حسین پل ہوتا ہے، جس کی یاد ہمیشہ ستاتی ہے۔ نہ کسی بات کی فکر نہ ہی کوئی ذمہ داری۔ بس ہر وقت اپنی مستی میں کھوئے رہنا، کھیلنا کودنا اور پڑھنا۔ لیکن سبھی کا بچپن ایسا ہو یہ ضروری تو نہیں۔ دنیا بھر میں 21.5 کروڑ بچے ایسے ہیں جن کی عمر 14 سال سے کم ہے اور ان کا وقت کاپی کتابوں اور دوستوں کے بیچ نہیں بلکہ ہوٹلوں، گھروں، کارخانوں، صنعتوں، کھیت کھلیانوں برتنوں اور اوزاروں کے بیچ گزرتا ہے۔ بچوں کے ذریعہ سب سے زیادہ سامان بھارت، بنگلہ دیش اور فلپائن میں بنائے جاتے ہیں۔ دنیا کے کچھ ممالک میں مزدوری کیلیے عمر مقرر نہیں ہے تو کچھ نے خطرناک کاموں کی فہرست نہیں بتائی ہے۔ بچہ مزدوری دنیا بھر میں ایک اہم مسئلہ ہے۔

اس کے نام پر بچوں کے ساتھ کیا کیا نہیں ہوتا اور ان سے کیا کیا نہیں کرایا جاتا۔ 1991 کی مردم شماری کے مطابق بھارت میں بچہ مزدوری کا آنکڑا 11.3 ملین تھا۔ 2001 میں یہ تعداد 12.67 ملین تک پہنچ گئی۔ بچوں کیلیے کام کرنے والی این جی او کے مطابق 50.2 فیصد ایسے بچے ہیں جو ہفتہ میں ساتوں دن کام کرتے ہیں۔ 53.22 فیصد معصوم جنسی استحصال کا شکار ہو رہے ہیں۔ 50 فیصد خطرناک حالات میں کام کرتے ہیں۔ ان کی زندگی غلاموں سے بھی بدتر ہے۔ ان سے دن رات کام لیا جاتا ہے اور مزدوری بھی نہیں دی جاتی۔ اسلئے کام نہ کرنے پر انہیں جسمانی تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ مانا جا رہا ہے کہ آج 12 ملین بچے مزدوری میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں قریب ایک تہائی لڑکیاں ہیں۔ ویسے بچہ مزدوری کے ایک الگ الگ اعداد و شمار ملتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ تمام طرح کے قوانین موجود ہونے کے باوجود دنیا بھر میں 17 کروڑ بچے کام پر جا رہے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر کا تعلق ایشیائی ممالک سے ہے۔ خاص طور پر بھارت کے سامنے یہ مسئلہ پہلے سے زیادہ بھیانک شکل میں کھڑا ہے۔

جب بھی بچوں کے حقوں سے متعلق بات ہوتی ہے، بہانے بنائے جانے لگتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو تعلیم کا حق دینے کیلیے گوپال کرشن گوکھلے نے 1911 میں امپیریل وودھان پریشد میں بل پیش کیا تھا۔ یہ بل جبکہ چھوٹے لڑکوں تک محدود تھا لیکن پھر بھی پاس نہیں ہو سکا تھا۔ مہاراجہ دربھنگا جیسے ہندوستانی ممبران نے سخت اعتراض جتاتے ہوئے پوچھا تھا کہ اگر گاؤں کے سارے لڑکے اسکول میں پڑھنے لگیں گے تو ہمارے کھیتوں میں مزدوری کون کرے گا؟ یہ ذہنیت آج بھی موجود ہے۔ 1986 میں جب پارلیمنٹ نے قانون بنایا کہ 18 سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری نہیں کرائی جا سکتی ہے، تب بھی یہ سوال اٹھا تھا کہ غریب خاندانوں کیلیے مشکل ہو جائے گی۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ جو غریب ہیں، وہ روزی روٹی میں الجھے رہیں۔ اس سے باہر نکل کر انہیں کچھ سوچنے کا موقع نہ ملے اور نہ ہی ان کا دیش کے کسی معاملے سے کوئی سروکار ہو۔ سوائے ووٹ دینے کے۔ پہلے تو ان کے ووٹ بھی دوسرے ہی ڈال دیتے تھے۔ کیا سرکار کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ بچوں کو پڑھنے، کھانے کی سہولت فراہم کرے تا کہ انہیں مزدوری کرنے کی نوبت نہ آئے۔

لازمی تعلیم کا قانون بننے کے پیچھے سپریم کورٹ میں چلے کئی مقدمے، مختلف تحقیقی رپورٹیں اور سیکڑوں سماجی و فلاحی تنظیموں کی محنت و کوششوں سے بنی سیاسی ہم خیالی کا زور تھا۔ 6 سے 14 برس کے ہر بچے کو تعلیم کا بنیادی حق دلانے والے اس قانون کی بڑی خاصیت یہ تھی کہ اس کے دائرے میں چھوٹی لڑکیاں شامل تھیں۔ اسی کے سہارے وزیر اعظم نریندر مودی کو بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھائی اسکیم لانچ کرنے کا موقع ملا۔ جبکہ پسماندہ و حاشیہ پر رہنے والے طبقات کو یہ سبق پڑھایا جاتا رہا ہے کہ لڑکی کو پیدائش کے بعد سے ہی گھر کے ماحول میں ہاتھ بٹانے کی تربیت دی جائے۔ یہ تہذیب کا تقاضہ ہے۔ سات آٹھ سال کی بچی گھر کی صاف صفائی، کھانا بنانے جیسے روزمرہ کے کاموں کے علاوہ اس کام میں بھی داخل ہو چکی ہوتی ہے جو ذات کے لحاظ سے اس کے خاندان میں ہوتا آیا ہے۔ اس لڑکی کو اسکول بھیجنے والا اور اسکول میں اس کی پڑھائی کے معیار کو ماپنے کی کوشش کرنے والا قانون ایک خواب جیسا تھا۔ اس خواب کے حقیقت ہونے میں تہذیبی کانٹے اور سرکاری چنائیں پہلے ہی حائل تھیں، اب نئے بچہ مزدوری قانون نے اس کے خواب کو کوئی دہائی آگے کھسکا دیا ہے۔ ترقی کی اصطلاح میں جسے آگے بڑھنا کہتے ہیں۔ اس نئے قانون سے اس کا ٹھیک الٹا ہوا ہے۔

بچہ مزدوری قانون میں 2012 میں بھی کچھ نرمی کی گئی تھی۔ 2016 میں اس قانون کو اور نرم بنا دیا گیا۔ اس وقت کے لیبر اور روزگار وزیر بنڈارو دتاتریہ نے بچہ مزدوری ترمیمی بل 2016 کو تاریخی ویمل کا پتھر بتایا تھا۔ ان کے مطابق اس کا مقصد بچہ مزدوری کو پوری طرح ختم کرنا تھا۔ اس بل میں 14 سال سے کم عمر کے بچوں کیلیے خاندان سے جڑے کاموں کو چھوڑ کر مختلف زمروں میں کام کرنے پر مکمل روک لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ جب کوئی قانون زمین سے جڑا ہوتا ہے تبھی ٹکتا ہے اور لوگوں کو انصاف دیتا ہے۔ اسے تعلیم کا حق قانون 2009 سے بھی جوڑا گیا۔ نیا بل کہتا ہے کہ کوئی بھی بچہ کسی کام میں نہیں لگایا جائے گا لیکن جب بچہ اپنے اہل خانہ یا اہل خانہ کے روزگار میں مدد کر رہا ہو، اسکول کے بعد کے وقت میں یا چھٹیوں میں اور روزگار خطرناک نہیں ہے تو یہ قانون لاگو نہیں ہوگا۔ بنڈارو دتاتریہ کی دلیل تھی کہ خاندانی کاروبار میں مالک۔ مزدور کا تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بڑی عام بات لگتی ہے کہ بچے گھر کے کاموں میں مدد کریں۔ سوال یہ ہے کہ بچے اسکول کے بعد یا چھٹیوں میں کام کریں گے تو سیر و تفریح کب کریں گے؟ پڑھیں گے کب؟ کھیلیں گے کب؟ کیا ان کی ذہنی ترقی کیلیے یہ ٹھیک رہے گا؟ کیا ان کے نازک جسم پر کسی بھی طرح کی مزدوری کا بوجھ لادنا صحیح ہوگا؟ اور یہ کون طے کرے گا یا نگرانی کرے گا کہ بچہ خاندان کے کام میں مدد کر رہا ہے؟ یا وہ اپنے والدین کا قرض چکانے کیلیے بندھوا مزدور بن گیا ہے۔

بچہ مزدور بل 2016 میں خطرناک صنعتوں کی تعداد 83 سے کم کر کے 3 کر دی گئی ہے۔ اب صرف کان کنی، آگ پکڑنے والی اشیاء اور دھماکہ خیز مواد کو ہی خطرناک مانا گیا ہے تو کیا زری، پلاسٹک، چوڑی بنانے کا کام، کپڑے، قالین بنانے کے کام، دکان، فیکٹری، کھیت کھلیان میں کیڑے مارنے والی دواؤں اور کیمیکل کے بیچ کام کرنا بچوں کیلیے محفوظ ہے۔ کیا بیٹری بنانا، رنگائی پتائی، اینٹ بھٹے میں کام کیا ان کیلیے ٹھیک ہے؟ کیا کوڑا چننا یا ڈھونا ان کی صحت کیلیے صحیح ہے؟ فلم ٹی وی سیریل اور اشتہارات میں آرٹسٹ کے طور پر کام کرنے سے بچوں میں کیا ذہنی تناؤ پیدا نہیں ہوتا؟ کیا یہ ان کی ذہنی نشو و نما کیلیے ٹھیک ہے؟ کچھ لوگوں کی زندگی ٹریفک سگنل پر کتاب، اخبار، پھول، کھلونے، موبائل چارجر بیچ کر چلتی ہے تو کیا ان کے بچوں کو ٹریفک سگنلس پر سامان بیچنے کی اجازت ہوگی؟

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101
ضلع میں گاڑیوں پر حملے کے بعد فضائیہ کا ایک اہلکار مارا گیا تھا۔ اسی طرح سے پونچھ اور راجوری میں شروع ہونے والے دہشت گردانہ حملے اب جموں تک پھیل چکے ہیں، وہ خطہ جو چند سال پہلے تک دہشت گردی سے پاک تھا۔

102
سیکورٹی فورسز کی اضافی کمک علاقے کی جانب روانہ کی گئی اور وہاں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ کپواڑہ کے کیرن سیکٹر میں پاکستانی زیر انتظام کشمیر سے دو عسکریت پسندوں کے ایک گروپ نے بھارتی حدود میں گھسنے کی کوشش کی لیکن ان کی نقل و حرکت کو الرٹ فوجیوں نے فوری طور پر دیکھا جنہوں نے انہیں چیلنج کیا۔ جس کے بعد فائرنگ کی گئی اور فائرنگ واقعہ کے دوران دراندازمارے گئے۔ ذرائع نے بتایا کہ دراندازوں کی ہلاکت کے بعد اس کے باقی ساتھیوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے علاقے میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن چلایا گیا تاہم جمعرات کی شام دیر گئے تک کہیں پر بھی فوج اور دراندازوں کے مابین دوبارہ آمنا سامنا نہیں ہوا۔ سرینگر میں مقیم دفاعی ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ کیرن سیکٹر میں دراندازی کی ایک بڑی کوشش کے دوران دو ملی ٹنٹ مارے گئے جن کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ گولہ بارود ضبط کر لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ متحرک فوجیوں نے دراندازوں کی نقل و حرکت کو مسلسل نگرانی میں رکھا اور جب ملی ٹنٹ لائن آف کنٹرول کے اپنے اطراف میں تقریباً 300 میٹر اندر تھے تو انہیں چیلنج کیا گیا اور فائرنگ کا تبادلہ شروع ہوا۔ جس میں دو ملی ٹنٹ مارے گئے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ برآمد ہونے والے بڑے جنگی سامان بھی برآمد کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں آپریشن جاری ہے۔

103
ایک خاتون جس کی شناخت 40 سال کی افروزہ بیگم زوجہ محمد مقبول لون ساکن ستارترا ان بارہمولہ درخت سے نیچے گر کر زخمی ہو گئی۔ انہوں نے بتایا کہ زخمی خاتون کو علاج کیلئے ایس ڈی ایچ ٹنمرگ منتقل کیا گیا، جہاں سے اسے مزید علاج کیلئے جی ایم سی اسپتال سری نگر ریفر کیا گیا، جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسی۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر کے تحقیقات شروع کر دی گئی ہے اور طبی لوازمات کی ادائیگی کے بعد نعش آخری رسومات کیلئے لواحقین کے سپرد کر دی گئی۔

104
موقعہ پر تقریب سے خطاب کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کشمیر کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے چیئرمین راجا اعجاز علی اور پوری ٹیم کو تعلیمی، اختراعات اور مستقبل کے لیے تیار ہنر مند افرادی قوت کی پرورش کیلئے تکنیکی مہارت کو مضبوط کرنے کیلئے ان کی کوششوں پر مبارکباد دی۔ صنعت کے شعبے میں تیزی سے ہونے والی تبدیلی پر بات کرتے ہوئے لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ چوتھے صنعتی انقلاب میں تبدیلی کی رفتار اور پیمانہ صنعت اور اکیڈمی کے اشتراک کو مضبوط بنانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ انہوں نے انجینئرنگ کالجوں میں اختراعی ثقافت کو فروغ دینے اور صنعت کی ترقی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نصاب کو دوبارہ ترتیب دینے پر زور دیا۔ ایل جی نے کہا کہ مہارتیں ہماری صنعتوں کی تقدیر کو تشکیل دیں گی نہ کہ ڈگری۔ مستقبل کی افرادی قوت کے پاس مستقبل کے پروف کیریئر کی تعمیر کیلئے سنجیدگی کی مہارت، منطقی استدلال، تکنیکی مہارت وغیرہ جیسی اہم مہارتیں ہونی چاہئیں۔ اس موقع پر لیفٹیننٹ گورنر نے وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں تعلیم کے شعبے میں کی گئی اصلاحات پر روشنی ڈالی، تاکہ جموں کشمیر میں اسٹارٹ اپس، اختراعات اور انٹرپرینیورشپ کو فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں وسیع مواقع تلاش کرنے کے لیے کچھ قیمتی تجاویز بھی دیں۔ انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کمپنیوں میں پیشہ ور افرادی مانگ میں اضافہ ہوا ہے۔ آج صنعت مخصوص مہارت کے سیٹ کے ساتھ افرادی قوت کی تلاش میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری توجہ موجودہ اور مستقبل کی ملازمت کے عہدوں کیلئے درکار مہارتوں کے مطابق صلاحیتوں کی تعمیر پر ہونی چاہیے۔ افتتاحی تقریب میں لیفٹیننٹ گورنر کے مشیر ایس راجیو رائے بھٹناگر نے بھی شرکت کی۔

105
نے کہا: ''ہمارے فوجیوں کی قربانیوں کی یادیں ہمارے قومی لوک داستانوں کا حصہ بننا چاہیے، جیسا کہ یہ کرگل جنگ کے ساتھ ہی بن چکی ہے۔'' سی ڈی ایس نے کہا کہ کہانی، بہادری اور استقامت نوجوانوں کی آنے والی نسلوں کے ساتھ ساتھ ہندوستانی مسلح افواج میں شامل ہونے والے فوجیوں کو بھی متاثر کرتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ جنگ کی یادوں کو یاد کرنے کے علاوہ، اس کے بعد کے نتائج کو دیکھنا اور مستقبل کے لیے مفید سبق حاصل کرنا بھی ضروری ہے۔

106
کورٹ کالجیم نے مرکزی حکومت سے جموں و کشمیر ہائی کورٹ کے جسٹس این کوٹیشور سنگھ اور مدراس ہائی کورٹ کے قائم مقام چیف جسٹس جسٹس آر مہادیون کو سپریم کورٹ کا جج مقرر کرنے کی سفارش کی تھی۔ جسٹس این کوٹیشور سنگھ سپریم کورٹ کے جج بنے تو ایک ریکارڈ بھی بن گیا، وہ منی پور سے سپریم کورٹ کے پہلے جج بنے۔ صرف گزشتہ ماہ سپریم کورٹ سے دو جج ریٹائر ہوئے تھے۔ پہلے سپریم کورٹ میں ججوں کی کل تعداد 32 تھی تاہم سپریم کورٹ کے ججوں کی کل منظور شدہ تعداد 34 ہے جو اب مکمل ہو چکی ہے۔ گزشتہ چند ماہ میں سپریم کورٹ سے دو جج ریٹائر ہو چکے ہیں۔ جسٹس انیرودھ بوس اور جسٹس اے ایس بوپنا اپریل اور مئی کے مہینوں میں سپریم کورٹ سے ریٹائر ہوئے۔ ان دونوں ججوں کی ریٹائرمنٹ کے بعد سپریم کورٹ 32 ججوں کے ساتھ کام کر رہی تھی۔ لیکن اب دونوں ججوں کی تقرری کے بعد یہ تعداد دوبارہ 34 تک پہنچ گئی ہے۔

107
اہلکار کی ہلاکت کے بعد تلاشی آپریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ اسی بیچ ڈوڈہ ضلع کے ہی کسی گڑھ علاقے میں جمعرات کی صبح جنگجوؤں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان مسلح تصادم میں دو فوجی اہلکار زخمی ہو گئے۔ دفاعی ذرائع نے بتایا کہ ایل او سی ایس ڈوڈہ کے قریب فوج نے ایک مشتبہ نقل و حرکت دیکھی۔ تلاشی کے دوران عسکریت پسندوں کے ساتھ رابطہ قائم ہوا جس سے فائرنگ کا تبادلہ شروع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ابتدائی فائرنگ کے دوران، دو فوجی اہلکار زخمی ہوئے اور انہیں فوری طور پر قریبی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں سیکورٹی فورسز کی اضافی کمک روانہ کی گئی ہے اور آپریشن جاری ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس رام بن ڈوڈہ رینج شریدھر پاٹل نے علاقے کا دورہ کر کے بتایا کہ آپریشن بڑے پیمانے پر جاری ہے۔ ڈی آئی جی شریدھر پاٹل نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ میں زیادہ معلومات شیئر نہیں کر سکتا کیونکہ ہمارا آپریشن جاری ہے اور ہم جلد ہی کامیاب ہو جائیں گے۔ ادھر جمعرات کو مسلسل چوتھے روز بھی تلاشی آپریشن جاری رہا۔ اس کے ساتھ سیکورٹی فورسز کی اضافی کمک علاقے میں پہنچ گئی جنہوں نے پورے جنگلات میں بڑے پیمانے پر تلاشی آپریشن شروع کر دیا اور ملی ٹنٹوں کو ڈھونڈ نکالنے کیلئے کارروائی تیز کر دی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق اگرچہ فوج، نیم فوجی دستوں اور پولیس نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ لیکن اطلاعات سے پتہ چلتا ہے ملی ٹنٹ ابتدائی طور پر موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن ان کی تلاش کیلئے بڑے پیمانے پر آپریشن جاری ہے۔ چوتھے روز بھی سیکورٹی فورسز نے متعدد مقامات پر تلاشی آپریشن چلایا تاہم آخری اطلاعات ملنے تک کہیں سے بھی ملی ٹنٹوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان آمنا سامنا نہیں ہوا۔ اسی دوران راجوری کے سندر بنی علاقے میں مشتبہ افراد کی نقل و حرکت دیکھنے کے بعد سیکورٹی فورسز نے ہوائی فائرنگ کی۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ فوج کے دستوں نے جمعرات کو جموں و کشمیر کے راجوری ضلع کے سندر بنی علاقے میں لائن آف کنٹرول کے قریب مشکوک نقل و حرکت کے بعد فائرنگ کی۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں اس کے ساتھ ہی تلاشی آپریشن شروع کر دیا گیا جو آخری اطلاعات ملنے تک جاری تھا۔

108
نگر مہمان خصوصی تھے۔ افتتاحی تقریب میں سیمینار کا مقصد ریجیمنل تھیراپی کو بڑھانا ہے جو یونانی میڈیسن کا ایک بنیادی جزو ہے جس میں مجموعی صحت کے لیے طرز زندگی میں تبدیلیوں اور جسمانی علاج پر زور دیا گیا ہے۔ اپنے بھرپور ورثے کے ساتھ یونانی میڈیسن نے طویل عرصے سے تکنیکوں کا استعمال کیا ہے جیسے مساج، کپنگ، ورزش اور خوراک کے ضوابط جو کہ صحت کو فروغ دینے کے لیے تدبیر کے تحت آتے ہیں۔ اپنے صدارتی خطاب میں ڈاکٹر این ظہیر احمد، ڈی جی، سی سی آر یو ایم، نئی دہلی نے حجامہ پر ایس او پیز کی ترقی پر روشنی ڈالی، جو کہ یونانی ادویات کی ایک اہم ریجیمنل تھراپی ہے اور ریجیمنل تھراپی پر سیمینار کے انعقاد کی اہمیت پر زور دیا اور سی سی آر یو ایم کے حالیہ اقدامات پر روشنی ڈالی۔ افتتاحی سیشن کے دوران سی سی آر ایم کے ذریعہ سی ایس آئی آر۔ آئی آئی ایم اے ایڈ کے اور سکمز، سری نگر کے ساتھ دو مفاہمت ناموں پر دستخط کیے گئے۔ دونوں وائس چانسلرز اور ڈائریکٹر سکمز نے سی سی آر یو ایم کے ساتھ یونانی میڈیسن کی تحقیق اور ترقی کے شعبے میں تعاون کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ سی سی آر یو ایم اور دیگر معروف یونانی کالجوں کے نامور مقررین اور ماہرین نے ریجیمنل تھراپی سے متعلق اہم موضوعات پر گفتگو کی۔ سیمینار کی خاص خصوصیت 3 اہم طریقوں، نطول (آبپاشی)، ارسال العلق (جونک کا علاج) اور حجامہ (کپنگ) پر تربیت دینا ہے۔ اس کا مقصد جدید ترین ٹیکنالوجیز کے استعمال کے ساتھ اس شعبے میں جدت کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ اسسٹنٹ ڈائریکٹر (یونانی) سی سی آر یو ایم، نئی دہلی ڈاکٹر غزالہ جاوید نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اور ڈاکٹر عرفات آرا، ڈپٹی ڈائریکٹر، آر آر او ایم، سری نگر نے معززین اور سیمینار کے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

110
کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سیکرٹری محمد اشرف بٹ کو ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کیا گیا اور پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ بتایا جاتا ہے کہ بٹ کو بدھ کی رات دیر گئے راولپورہ سرینگر علاقے میں واقع ان کی رہائش گاہ سے گرفتار کیا گیا اور پی ایس اے کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ گرفتاری کے بعد بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سیکرٹری کو جموں خطے کی کٹھوعہ جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ بٹ بار ایسوسی ایشن کے تیسرے سینئر کارکن ہیں جنہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ جہاں بار کے سابق صدر نذیر احمد رونگا کو گزشتہ ہفتے گرفتار کیا گیا تھا اور پی ایس اے کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا، وہیں وکلاء تنظیم کے ایک اور سابق صدر میاں عبدالقیوم کو 2020 میں ملی ٹنٹوں کے ہاتھوں ایڈوکیٹ بابر قادری کے قتل کے الزام میں گزشتہ ماہ گرفتار کیا گیا تھا۔

111
سے پاکستان کو ہتھیاروں کی سپلائی کا اشارہ دیا ہے جو کہ جموں کشمیر تک پہنچ چکے ہیں جس سے سیکورٹی فورسز کیلئے اگلے درجے کا چیلنج درپیش ہے۔ اخباری خبر کے مطابق سرکاری اعداد و شمار سے انکشاف ہوا ہے کہ سال 2021 سے ہتھیاروں کی بازیابی اور اے کے سیریز کے ہتھیاروں میں سال بہ سال اضافہ ہوا ہے۔ پچھلے ہفتے کٹھوعہ ضلع کے بلاور علاقے میں دہشت گردانہ حملے کے دوران دہشت گرد امریکی ساختہ M4 کاربائن اسالٹ رائفلز کا استعمال کرتے ہوئے پائے گئے۔ حکام نے بتایا کہ ڈوڈہ، پونچھ اور راجوری میں پچھلی بندوق کی لڑائیوں میں یہ ہتھیار استعمال کیے گئے ہیں۔ سیکورٹی ایجنسیوں کو شبہ ہے کہ 2021 میں افغانستان سے انخلاء کے بعد امریکی فوج کی طرف سے چھوڑے گئے یہ ہتھیار آخر کار جموں و کشمیر پہنچ گئے ہیں اور اب عام شہریوں اور سیکورٹی اہلکاروں کو نشانہ بنانے والے دہشت گردوں کے ہاتھ میں ہیں۔ اخبار میں شائع خبر کے مطابق درحقیقت، بہت سے مواقع پر، سیکورٹی فورسز کو صرف AK-47 کے علاوہ جدید ترین ہتھیار ملے ہیں۔ دسمبر 2022 میں، جموں کے علاقے میں پولیس نے ہتھیاروں اور گولہ بارود کا ایک اہم ذخیرہ ضبط کیا، جس میں سات AK-47 رائفلیں، ایک امریکی ساختہ M4 رائفل، اور تین پستول، دستی بموں کے ساتھ شامل ہیں۔ دریں اثنا، پولیس کے ڈائریکٹر جنرل، آر آر سوین نے ایک قومی نیوز چینل کے ساتھ خصوصی انٹرویو میں کہا کہ فورس میں شامل ہر پولیس اہلکار دو وہ میں عسکریت پسندوں کے حملے کے بعد ''کندھے سے کندھا ملا کر لڑے گا اور بدلہ لے گا''۔ انہوں نے کہا ''جموں و کشمیر پولیس کا ہر ایک پولیس اہلکار کندھے سے کندھا ملا کر لڑے گا اور بدلہ لے گا۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ دشمنوں کو بھاری قیمت چکانی پڑے۔''

112
جب اس طرح کی بے ضابطگیاں یا بدعنوانی پائی جاتی ہے تو افسوس ہوتا ہے۔ معلومات کے مطابق، سی بی آئی نے میڈیا نیٹ یو جی پیپر لیک اور بدعنوانی کی جاری تحقیقات کے سلسلے میں دوسری اسٹیٹس رپورٹ داخل کی ہے۔ پچھلی سماعت میں سی بی آئی نے ریمارکس دیے تھے کہ پیپر لیک معاملہ ایک حقیقت ہے۔ اور ایسا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس معاملے میں کوئی سمجھوتہ کیا گیا ہے۔ سی بی آئی نے مزید کہا کہ عدالت پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے اور اگر امتحانات کا تقدس پامال ہوا ہے تو وہ دوبارہ امتحان کا حکم دے گی۔ مگر فی الوقت یہ بات کہنا صحیح نہیں ہے۔ سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ 131 طلباء، جن کا نام 1,08,000 کی لسٹ میں جس میں آیا ہے، وہ دوبارہ ٹیسٹ چاہتے ہیں، اور 254 طلباء جن کا نام 1,08,000 کی کامیاب طلباء کی لسٹ میں نام ہے، وہ دوبارہ ٹیسٹ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ سینئر وکیل سنجے ہیگڑے نے بھی اس معاملے میں مداخلت کی ہے۔ آج کی سماعت سے پہلے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی نے کہا تھا کہ امتحان کے انعقاد میں کوئی بے ضابطگی یا بدعنوانی نہیں ہوئی ہے۔ جبکہ درخواست گزاروں کے الزامات میں کہا گیا ہے کہ امتحانات منعقد کرانے میں بے ضابطگی ہوئی ہے اور پیپر لیک ہوا ہے۔ ادھر این ٹی اے نے یہ بھی کہا کہ عدالت میڈیا رپورٹس کا نوٹس نہیں لے سکتی، کیونکہ وہ غیر متوازن اور گمراہ کن ہیں۔ بہر حال سپریم کورٹ ان سب نکات کو ذہن میں رکھ کر ہی کارروائی کر رہا ہے اور اگر پیپر میں کوئی بے ضابطگیاں پائی گئی تو وہ (سپریم کورٹ) دوبارہ امتحانات کرانے کا حکم دے سکتی ہے۔

113
نے بتایا کہ بدھ کو 13,000 یاتریوں نے گپھا کا درشن کیا، جبکہ 3.5 لاکھ سے زیادہ یاتریوں نے امرناتھ کی جاری یاترا 29 جون سے شروع کی ہے۔ انہوں نے کہا ''4383'' یاتریوں کا ایک اور قافلہ جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس سے وادی کیلئے روانہ ہوئی۔ ان میں سے پہلا قافلہ 66 گاڑیوں میں 1,701 یاتریوں کو لے کر صبح 3.14 بجے شمالی کشمیر کے بالتل بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوا۔ انہوں نے مزید کہا، ''دوسرا قافلہ 91 گاڑیوں میں 2,682 یاتریوں کو لے کر صبح 4 بجے جنوبی کشمیر کے ننوان (پہلگام) بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوا۔'' اسی طرح سے جمعرات کو 4,434 یاتری جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس سے وادی کیلئے دو حفاظتی قافلوں میں روانہ ہوئے۔ پہلا حفاظتی قافلہ 64 گاڑیوں میں 1,721 عازمین کو لے کر صبح 3 بجے بالتل بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوا۔ دوسرا قافلہ 101 گاڑیوں میں 2,713 یاتریوں کو لیکر صبح 3.35 بجے ننوان (پہلگام) بیس کیمپ کیلئے روانہ ہوا۔ اس سال کی یاترا 52 دنوں کے بعد 29 اگست کو شراون پورنیما اور رکشا بندھن کے تہواروں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگی۔

114
دفاتر معمول کے مطابق کام کریں گے اور شعبہ جات، کیمپس اور مراکز کے سربراہان، ڈائریکٹرز، کالونیز اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ امتحانات، اگر کوئی ہیں، اور دیگر انتظامی سرگرمیاں شیڈول کے مطابق منعقد ہوں۔

115
دیکھنے کو ملا۔ سی این آئی کے مطابق دس دنوں کی گرمائی تعطیل ختم ہونے کے بعد وادی کشمیر میں اسکولوں میں دوبارہ رونق لوٹ آئی اور اسکولوں میں درس و تدریس کا عمل دوبارہ بحال ہو گیا۔ جمعرات کی صبح شہر و دیہات میں رنگ برنگی اسکولی وردیوں میں ملبوس بچے اپنے اسکولوں کی جانب پیش قدمی کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ وہیں طلبہ و طالبات کی ایک بڑی تعداد کو اسکول بسوں کا انتظار کرتے ہوئے بھی دیکھا گیا۔ ادھر طلبہ کے ساتھ ساتھ اسکول اساتذہ بھی کافی خوش نظر آرہے تھے۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ بچوں کو کلاس میں روبرو اور پڑھائی کرتے ہوئے دیکھ کر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ واضح رہے کشمیر وادی میں دس روز گرمائی تعطیلات کے بعد محکمہ تعلیم نے پہلے ہی واضح کیا تھا کہ اسکولوں میں 18 جولائی سے درس و تدریس کا عمل دوبارہ بحال ہوگا۔

109
نگر مہمان خصوصی تھے۔ افتتاحی تقریب میں سیمینار کا مقصد ریجیمنل تھیراپی کو بڑھانا ہے جو یونانی میڈیسن کا ایک بنیادی جزو ہے جس میں مجموعی صحت کے لیے طرز زندگی میں تبدیلیوں

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر

عنوان: درخواست منجانب مصباح رفیق، رتبہ رفیق، حازم رفیق اولادان محمد رفیق دھوبی ساکنہ ہدایت کالونی نوشہرہ زونی مر نسبت اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ ''دھوبی''

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ وہ طبقہ دھوبی سے تعلق رکھتا ہے اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ ''دھوبی'' اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
محمد رفیق دھوبی	48	والد	سرکاری ملازم	53,000
محمودہ بانو	۴۵	والدہ	گھریلو کام	
مصباح رفیق	۲۳	سائلہ	زیر تعلیم	
رتبہ رفیق	۲۲	---	....	
حازم رفیق	۱۸	سائل	.....	

اس طرح کنبہ ۵ افراد پر مشتمل ہیں۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر

عنوان: درخواست منجانب فاروق احمد صوفی ولد مرحوم عبدالاحد صوفی ساکنہ گرین کالونی حافظ باغ بمراد حصول لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کی والدہ فریچی زوجہ عبدالاحد صوفی مورخہ 14/11/2020 کو فوت ہو چکی ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
فاروق احمد صوفی	۵۶	پسر	سرکاری ملازم LPC
نذیر احمد صوفی	۵۴	---	....
مشتاق احمد صوفی	۵۲	---	....
طارق احمد صوفی	۴۰	---	ڈرائیور 5000
محمودہ	۳۹	دختر	گھریلو کام شادی شدہ
شبیر احمد صوفی	۳۴	پسر	مزدوری 5000
تحسین	۳۶	دختر	گھریلو کام شادی شدہ
شریفہ	۵۲	---	.....

اس طور پر متوفیہ کا کنبہ ۸ افراد پر مشتمل ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر تحصیل عیدگاہ سرینگر

عنوان: درخواست منجانب زرینہ معراج زوجہ مرحوم معراج الدین پنڈت ساکنہ عمر کالونی B3 لال بازار سرینگر بمراد حصول لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اس کا شوہر معراج الدین پنڈت ولد محمد یوسف پنڈت مورخہ 13/06/2020 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ متوفی کنبہ بذیل ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ
زرینہ معراج	۷۷	زوجہ	ریٹائر ملازم LPC
وسیمہ	۴۷	دختر	سرکاری ملازمہ LPC
فرحت	۴۴	دختر	گھریلو کام شادی شدہ
قیصر معراج	۴۰	پسر	سرکاری ملازم LPC

اس طور پر متوفی کا کنبہ 4 افراد پر مشتمل ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ھذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

اتر ریلوے

اوپن ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل بجلی انجینئر / ٹی آر ڈی، شمالی ریلوے، فیروز پور کیلئے اور صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ای۔ٹینڈرز آخری تاریخ 12.08.2024 کو 15:00 بجے تک طلب کی جاتی ہے۔ ٹینڈر دستاویز اپ لوڈ / ترمیم شدہ ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 12.08.2024 کو 15:00 بجے تک پیش کر سکتے ہیں۔ مینول تجاویز اس ٹینڈر کیلئے منظور نہیں ہے۔

ٹینڈر نمبر: 610۔ٹی آر ڈی۔فیروز۔25-2024
کاموں کی تفصیل: فیروز پور ڈویژن میں ہائی ایچ ایم ڈی نقل و حمل کی مصنوعات / ایل اسٹیل ڈوارف کنٹینر (ڈی ایس ای سی) کی نقل و حرکت کیلئے خلاف ورزی کو ہٹانا۔
تخمینہ لاگت (روپے): 4,41,04,268.08
ٹینڈر کی قیمت (روپے): صفر
ٹینڈر کی تکمیل کی تاریخ و وقت: 12.08.2024 کو 15:00 بجے تک
بیعانہ رقم # (روپے): 3,70,500/-
کام کی مدت: ایک سال (12 ماہ)
ٹینڈر کھلنے کی تاریخ و وقت: 12.08.2024 کو 15.00 بجے کے بعد
ویب سائٹ: 608A۔ٹی آر ڈی۔فیروز پور۔ 25-2024
کاموں کی تفصیل: (i) اے ڈی ای این۔II / امرتسر کے تحت سیکشن میں پٹھان کوٹ کے ذریعہ امرتسر۔ گھیم کرن سیکشن پر غیر انسانی لیول کراسنگ نمبر۔37 پر ایل ایچ ایس 5.0 میٹر کی تعمیر، (ii) لدھیانہ۔امرتسر سیکشن پر لیول کراسنگ نمبر ایس۔70 کے بدلے میں ایل ایچ ایس کا اہتمام (iii) امرتسر۔ گھیم کرن سیکشن میں کلومیٹر 6.934 پر ایف او بی کی تعمیر اور (iv) اس کے ساتھ 6 میٹر چوڑے فٹ اوور برج کی تعمیر ... اسٹیشن میں ... ٹی آر ڈی کام۔
تخمینہ لاگت (روپے): 34,29,106.72
ٹینڈر کی قیمت (روپے): صفر
ٹینڈر کی تکمیل کی تاریخ و وقت: 12.08.2024 کو 15:00 بجے تک
بیعانہ رقم # (روپے): 68,600/-
کام کی مدت: ایک سال (12 ماہ)
ٹینڈر کھلنے کی تاریخ و وقت: 12.08.2024 کو 15.00 بجے کے بعد
ویب سائٹ: www.ireps.gov.in

نوٹ: # ٹینڈر دہندہ براہ کرم نوٹ کریں کہ بولی سیکورٹی کے بغیر حاصل تجویز یا تو ای۔ادائیگی کے ذریعے نقد میں یا بھارت کے کسی شیڈول کمرشل بینک سے بینک گارنٹی بانڈ کی شکل میں یا ٹینڈر دستاویزوں میں درج (منسلکات ۔21 کے مطابق) ایک مدت کیلئے ویلڈ ہیں۔ بولی ویلیڈیٹی مدت کے بعد 90 دنوں کیلئے، نامکمل اور نامنظور تجویز کی شکل میں مانا جائے گا اور جس کیلئے ٹھیکیدار کو ریلوے سے کوئی دعویٰ نہیں ہوگا۔

نمبر: 608A اور 610۔ٹی آر ڈی۔ فیروز پور۔25-2024 تاریخ: 18.07.2024 2177/2024

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

District Employment & Counselling Center Ganderbal

Khun Harran Ganderbal (191201)

Golden Opportunity for aspiring entrepreneurs of district Ganderbal

MUMKIN SCHEME

For establishing sustainable livelihood in transport sector.

- Unemployed youth will be facilitated to procure small commercial vehicles
- 20% subsidy with Zero initial Personal Investment
- No guarantor required
- Apply online at www.jkeservices.nic.in

TEJASWINI (The Radiant)

Scheme to empower women to establish gainful self employment ventures. Women Should be 10th Qual. & 18-35 Yrs. of Age.

- By providing financial assistance upto Rs. 5 lacs.
- 10% subsidy
- 60,000 as interest subsidy
- Apply online at www.jkgss.jk.gov.in

SEI (Spurring Entrepreneurship Initiative)

Financial assistance for establishing new business or expansion of already existing. Applicant should be 12th pass & 18-40 Yrs of Age.

- By providing financial assistance upto Rs. 20 Lacs
- 5% contribution by government
- Interest subsidy of Rs. 2 Lac
- Apply online at www.jkgss.jk.gov.in

For any query please contact: 0194-2950509, 9858352850 empexgbl@gmail.com

DIPK-3172/24

GOVERNMENT OF JAMMU AND KASHMIR

OFFICE OF THE DISTRICT SOCIAL WELFARE OFFICER ANANTNAG

NOTICE INVITING E- TENDER

ENIT No .01DSWO/Estt/Ang/ of 2024-25/882-85Dated: 18.07.2024

For and on behalf of Lt. Governor of Jammu and Kashmir UT, e-tenders are invited from Government/Semi Government Departments/Authorized Distributors and registered Firms/Dealers for supply of Dietary and Non-Dietary items forming Annexure A and B for the period 2024-25.

The tender should be supported with a CDR/FDR as per the details given in table:

S.No.	Items to be procured	Est. cost	Cost of T.D	Security Amount
1	Dietary and Non-Dietary items	Rs. 30,15,600	Rs 500	Rs.40,000-/

Position of Funds: Available

The bidding documents consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Bill Of Quantities(B.O.Q)(.sets of terms and conditions and other details can be seen/downloaded from the departmental website www.jktenders.gov.in as per schedules of dates given below:

BOQ description attached with tender notice

1	Date Of Issue Of Tender Notice	18/07/2024	N/A		
2	Document	Downloading	Start Date	19/07/2024	From 10.00AM
3	Document	Downloading	End Date	29/07/2024	Up to 04.00PM
4	Bid Submission Start Date	19/07/2024	From 10.00AM		
5	Bid Submission End Date	29/07/2024	Up to 04.00PM		
6	Date/Time Of Opening Of Bids	30/07/2024	At 12.00PM		

NOTE: All other terms and conditions can be had from detailed NIT, uploaded on Departmental Website (www.jktender.gov.in(

Sd-/District Social Welfare Officer Anantnag

DIPK-3151/24
Dtd. 18-07-2024

انسانی ترقی ہی ملکی ترقی کی کنجی ہے

تحریر: یاسر چغتائی

قدیم زمانوں میں کسی سلطنت کے خطرات و ترجیحات جنگوں سے لے کر فتوحات تک محدود ہوا کرتے تھے، جہاں آباد انسانوں کو فقط جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، پھر وقت گزرتا گیا اور دنیا میں روایتی جنگوں سے ہٹ کرنئے خطرات اور چیلنجز نے جنم لیا۔

عالمی جنگوں کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا نے جب اپنی ترجیحات کو تبدیل کرتے ہوئے ترقی کا نیا سفر شروع کیا تو ملکوں کی معاشی و سماجی ترقی کو انسانی ترقی ہیومن ڈویلپمنٹ کیساتھ منسوب کیا گیا۔

معاشی و سماجی ترقی انسانی ترقی سے مشروط ہے جس کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا ہونگی ہمارے ہاں انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے اس حوالے سے پاکستان 159 ویں نمبر پر ہے اور انسانوں پر سرمایہ کاری کرنے کی سنجیدہ کوشش شروع ہوئیں، کینیڈین معیشت دان پروفیسر کین گیلبر تھ کے مطابق کسی ملک کی معیشت میں بہتری انسانی ترقی اور انسانوں پر خرچ کرنے میں ہی پنہاں ہے اور بہتر انسانوں سے ہم بہتر معیشت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح معروف امریکی معیشت دان فیرڈک نے بھی کہا جو ملک اپنے عوام میں صلاحتیں پیدا کر کے انھیں معاشی ترقی کیلئے استعمال میں نہیں لاتا، وہ ملک کسی اور شعبہ میں ترقی نہیں کرسکتا۔ ان تمام تجاویز اور تلقین کا ثبوت یہ ہے کہ حالیہ دہائیوں میں جن ممالک نے اپنے انسانوں پر زیادہ خرچ کرتے ہوئے انہیں باصلاحیت بنا کر استعمال کیا، انھوں نے ترقی حاصل کی اور جو ممالک اپنے عوام کو کارآمد نہ بنا سکے، گویا وہاں ناکارہ انسانوں کا جم غفیر ملکی وسائل پر بوجھ بن گیا ہے۔

ہم اکثر سوچتے ہونگے کہ پاکستان ترقی پذ ملک کیوں کہلاتا ہے؟ تو ہمارے ترقی پذیر کہلانے کی بنیادی وجہ انسانی ترقی کا نہ ہونا ہے، درحقیقت ترقی پذیر اور ترقی یافتہ ممالک میں بنیادی فرق انسانی سرمائے کی ترقی اور انکے بہتر استعمال کا ہی ہوتا ہے۔ مگر ہمارا یہ عالم ہے کہ آج Human Develpment Index میں پاکستان 188 ممالک کی فہرست میں 159 نمبر پر ہے، انسانی سرمائے کا مثبت استعمال نہ ہونے کے برابر ہے، اسی باعث ملک معاشی مشکلات کا شکار ہے، صنعتیں اور شعبہ جات تباہی کے دہانے پر کھڑے ہیں، قومی ترقی کا پہیہ جام ہے اور غربت میں ہر گزرتے دن کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے، ہمارے لوگ غیر یقینی کا شکار ہیں۔ دراصل وہ اہم تقاضے جو انسانی ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھے جاتے ہیں، ہم انھیں پورا نہ کر سکے۔

آج انہی ٹھوس وجوہات کو جاننا بیحد ضروری ہے جو پاکستان میں انسانی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں بنی ہوئی ہیں، اور جن کے حل سے ہی پاکستان انسانی ترقی حاصل کر سکتا ہے، ان بنیادی عوامل میں: غیر معیاری تعلیم و تربیت، صحت و خوراک کا ناقص نظام، روزگار کے کم مواقع، بڑھتی آبادی اور عدم بہبود شمار ہوتے ہیں۔

جدید اور معیاری "تعلیم و تربیت" کی کمی

تعلیم و تربیت وہ سب سے بنیادی سرمایہ کاری ہے جو انسانوں میں ترقی لانے کیلئے ضروری سمجھی جاتی ہے، یہ ایسا خزانہ ہے جو انسان کے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر بنا سکتا ہے، اور ملک و قوم کو تقدیر سنوار سکتا ہے، کامن ویلتھ گلوبل یوتھ ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ جن ممالک نے اپنے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دی وہی ممالک ترقی یافتہ قرار پائے۔ مگر تعلیم صرف برائے نام تعلیم نہیں ہونی چاہیے بلکہ معیاری بھی ہونی چاہیے۔ تعلیم ایسی ہو جس میں جدت کے تمام تقاضے پورے ہو رہے ہوں، اور ایسا مثالی تعلیمی نظام انقلابی تبدیلیوں اور تعلیم کو تحقیق کے ساتھ مربوط کر کے ہی لانا ممکن ہے۔ مگر بدقسمتی سے پاکستان میں پہلے تو تعلیم کی سہولت ہر بچے کو میسر ہی نہیں، جبکہ یہاں تعلیم پر جو تھوڑی بہت سرمایہ کاری ہوئی وہ بھی انتہائی غلط ہوئی ہے۔ ہمارے ہاں ہمیشہ تعلیم کی رسائی پر زیادہ توجہ دی گئی جبکہ معیار کی فکر ہی نہ کی گئی، جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمارے انسانوں نے نہ گھروں سے کچھ سیکھا اور نہ تعلیمی اداروں سے۔ آج بھی ہمارے تعلیمی اداروں سے پڑھنے والے بیشتر گریجویٹس قابلیت اور صلاحیت سے محروم نظر آتے ہیں۔ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے نوجوان ان ڈگریوں کے ساتھ عالمی سطح پر کوئی مقابلہ نہیں کر سکتے، بلکہ احساس محرومی کا شکار رہتے ہیں، نوجوان کسی بھی ملک کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں اور جب وہ ہی ناکارہ ہونے لگیں تو ملک کیسے ترقی کرے گا؟ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ پہلے لیول میں ہمارا تعلیمی نظام دو بڑے حصوں میں بٹا ہوا ہے، یعنی کہ دینی مدارس اور دوسرا دنیاوی تعلیم کی درس گاہیں، اس سے اگلے لیول میں پھر تقسیم ہے جہاں امیر کیلئے تعلیم الگ اور غریب کیلئے الگ ہے۔ چنانچہ نصاب میں انقلاب تو دور ہم ملک میں یکساں نظام تعلیم تک نہیں لا سکے، جو کہ تعلیم کو ٹھوس اور معیاری بنانے کیلئے بے حد ضروری ہے۔

جب تک ہماری تعلیم کا نظام و نصاب معیاری نہیں ہوگا ہم اپنے انسانوں کو کوئی علم نہیں دے سکیں گے، ہم ایک اور غلطی یہ ہے کہ ہم تعلیم کے ساتھ تربیت کو بھول بیٹھے ہیں، ہم چاہیں تو انسانوں کے سرمائے کو تربیت یافتہ بنا کر انھیں استعمال میں لا سکتے ہیں، اور اپنی بہت سی محرومیوں کو پورا کر سکتے ہیں۔ سکاٹش اکانومسٹ اور فلاسفر ایڈم سمتھ کے بقول کسی بھی ملک کی خوشحالی کا انحصار وہاں موجود لیبر کی صلاحیت اور مہارت پر ہوتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک بالخصوص چین نے اپنے اس سرمایے کا بروقت اور برمحل استعمال کیا اور کامیاب ٹھہرے۔ آج دیکھا جائے تو تعمیراتی شعبہ میں چین کی لیبر، آئی ٹی کے شعبہ میں بھارت کی لیبر دنیا کی مجبوری بن چکے ہیں۔ مگر ہماری لیبر جدید تربیت، سہولیات اور رواج سے ہم آہنگ ہی نہیں۔ اور ملک کیلئے سرمایہ اکٹھا کرنے سے قاصر ہیں۔ جنھیں آئی ٹی بیسڈ اسکلز اور دیگر تربیت دینے کی اشد ضرورت ہے، جس کے لیے ہمارے اداروں کو خاص توجہ دینی چاہیے۔

صحت و خوراک کا ناقص نظام

کہتے ہیں جان ہے تو جہاں ہے، مگر جب ہمارے انسانوں میں جان ہی نہ ہوگی تو جہاں کیسے بہتر بنائیں گے؟ پاکستان میں انسانوں کی صحت پر سرمایہ کاری کبھی ترجیح نہیں رہی، اس کا ثبوت ہم اپنے سالانہ کھربوں کے قومی بجٹ سے حاصل کر سکتے ہیں جس میں صحت کیلئے تھوڑا سا حصہ مختص ہوتا ہے۔ آج ہمارے پاس 1300 افراد کیلئے صرف ایک ڈاکٹر موجود ہے، ہسپتالوں میں بنیادی سہولیات نایاب ہیں۔ سندھ کے ہسپتالوں میں بنیادی ویکسین، پنجاب میں بنیادی ادویات اور خیبر پختونخوا کے ہسپتالوں میں آکسیجن تک موجود نہیں۔ اسی طرح غذائی محرومی بھی ہر گزرتے دن بڑھ رہی ہے۔ ہمارے 60 سے 70 فیصد بچے محدود جسمانی اور دماغی گروتھ کا شکار ہیں کیونکہ انھیں صحت بخش خوراک میسر ہی نہیں، Global Hunger Index میں پاکستان کا 117 ممالک میں سے 94 واں نمبر ہے۔ UNICEF کی رپورٹ کے مطابق صوبہ سندھ میں 5 سال سے کم عمر 50 فیصد سے زائد بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔

اسی طرح خوراک کا سب سے بڑا ذریعہ یعنی زراعت کا تیز رفتاری سے زوال پذیر ہونا بھی خطرے کی گھنٹیاں بجا رہا ہے، ہماری زرعی ترقی کی شرح 1 فیصد سے بھی کم ہے، ملک میں گندم کی پیداوار 40 سے 50 من فی ایکڑ ہے، جبکہ ماہرین کا ماننا ہے کہ آئندہ چند سالوں تک یہ پیداوار 2 گنا نہ بڑھائی گئی تو بدترین غذائی بحران سر اٹھا سکتا ہے، جبکہ گذشتہ 60 سالوں میں زیر کاشت آراضی میں صرف 40 فیصد اضافہ ہوا جبکہ آبادی میں پانچ گناہ اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ جب صحت پر ایسی سرمایہ کاری ہو رہی ہو اور خوراک جیسی بنیادی ضرورت کا کوئی پرسان حال نہ ہو وہاں انسان کیا اور کیسے ترقی کریں گے؟

روزگار کے محدود مواقع

اس وقت پاکستان کی 13 کروڑ سے زائد آبادی نوجوانوں پر مشتمل ہے جو ملکی آبادی کا 60 فیصد سے زائد بنتا ہے، تاریخ کی یہ بلند ترین سطح ہمارے لیے خوش قسمتی بھی ہے اور ایک بڑا چیلنج بھی، خوش قسمتی اس طرح کہ یہ نوجوان پاکستان کو آگے بڑھانے کیلئے کافی ہیں، اور اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں، اور چیلنج اس طرح کہ فی الوقت پاکستان میں نوجوانوں کیلئے روزگار، انکی شخصیت سازی اور پروفیشنل صلاحیت کو بڑھانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات نظر نہیں آتے۔ روزگار کے حوالے سے پاکستان کو 2040 تک 12 کروڑ نوکریاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے جن کا حصول ناممکن لگتا ہے۔ پاکستان بیورو آف سٹیٹس کی رپورٹ کے مطابق ملک کے تقریبا 20 فیصد گریجوایٹ طلبا بیروزگار ہیں، جن میں سے طالبات کی بیروزگاری کی شرح 41 فیصد تک ہے جبکہ مرد طلبا کی شرح 7 فیصد تک بڑھ گئی ہے جو محض ایک دہائی پہلے 4 فیصد تھی۔ اسی طرح انٹرمیڈیٹ پاس طلبا میں بیروزگاری کی شرح 11 فیصد ہوگئی ہے جو ایک دہائی پہلے 6.5 فیصد تھی۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق 77 فیصد پاکستانی طلبا روزگار کی خاطر اعلیٰ تعلیم تک نہیں پہنچ پاتے، جبکہ ڈگری حاصل کرنے والے 36 فیصد پاکستانی نوجوان اپنے مستقبل سے نا امید ہیں۔ لہذا جب ہمارے نوجوان ایسی خستہ حالی سے گزر رہے ہوں تو ان کا ملک کیلئے سرمایہ بننا مشکل نظر آتا ہے۔

بڑھتی آبادی

پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں انسانی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ ہے۔ جو دیگر تمام رکاوٹوں کو جنم دے رہا ہے، کیونکہ بے لگام آبادی کسی بھی ملک کے وسائل پر بوجھ بن جاتی ہے، اور کمزور حکومتیں تمام انسانوں پر سرمایہ کاری کی سکت نہیں رکھتیں جو نہ ہی سب کو معیاری خوراک، تعلیم، ہسپتال، روزگار و دیگر سہولیات مہیا کرنے کی ضمانت نہیں دے سکتی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ ہماری آبادی 23 کروڑ کے لگ بھگ ہے، ملک میں ہر 1 منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہو رہا ہے، جبکہ فی جوڑا شرح پیدائش 3.6 ہے، جس حساب سے 2050 تک ہماری کل آبادی 45 کروڑ تک پہنچ جانے کا خدشہ ہے۔ اس کی مرکزی وجہ شہریوں میں بنیادی سماجی شعور اور آگاہی کی فقدان ہے۔ 60 کی دہائی میں صدر ایوب خان نے جامع وسائل کیساتھ ملک میں فیملی پلاننگ (FP) پروگرام شروع کیا تھا۔ جس میں عوام کو کم بچے پیدا کرنے کی تلقین کی گئی، مگر یہ پروگرام قدامت پسند طبقات کا شکار ہو گیا اور تسلسل کیساتھ نہ چل سکا، اور ملک کا عام آدمی آگاہی سے محروم ہی رہا جو کہ اس مہم کا اصل ہدف تھا۔ اسکے بعد جیسے ملک میں آبادی کا سیلاب امڈ آیا، جبکہ انسانی ترقی لانے کیلئے آبادی کا کنٹرول کرنا بے حد ضروری ہے، اس کی بڑی مثال چین کی لی جا سکتی ہے، جو آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے،

جب اس نے اپنے انسانی وسائل کا بہتر استعمال کرنے اور ان کی کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے کا فیصلہ کیا تو سب سے پہلے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا، 70 کی دہائی میں وہاں One Couple One Child پالیسی متعارف کروائی گئی، جس کو اپنانے والوں کو سہولیات، انعامات اور مراعات دی گئیں جبکہ نہ اپنانے والوں کو جرمانے کیے گئے، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شرح پیدائش کم ہوگئی اور 1970 تا 1991 260 ملین بچوں کی کم پیدائش نوٹ کی گئی۔ جس سے دستیاب آبادی کو قدرتی وسائل کو استعمال کرنے کا بہتر موقع ملا۔ حکومت کی معاشی پالیسیز کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار ملے، انہیں جدید تقاضوں کے مطابق باصلاحیت بنایا گیا اور پھر انسانوں نے ملک کو معاشی طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ وہیں سے چین نے اپنی ترقی کی راہ متعین کی۔ چنانچہ پاکستان میں بھی آبادی کو

عدم برداشت۔۔

سائنسی تحقیق کی راہ میں رکاوٹ

تحریر: مہر محمد طفیل لوہانچ

کبھی کبھی معمولی باتوں سے شروع ہونے والی دشمنیاں نسل در نسل تباہی کا باعث بن جاتی ہیں

عدم برداشت کے خاتمے کیلئے مکالمے کی افادیت اور اہمیت اجاگر کرنے کی ضرورت ہے

بعض لوگوں کے نزدیک سر اٹھا کر جینے کا طریقہ یہی ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے

نت نئی ایجادات کی مخالفت کرنے والے معاشرے پسماندہ رہ گئے لوگ آئزک نیوٹن پر ہنستے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں؟، کوپرنیکس کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو سزا ملی

ذہنی انقلاب ایک عظیم پیش رفت تھی جس نے انسان کو دیگر جانداروں سے اعلیٰ ہونے کا درجہ دیا۔ اور ذہنی انقلاب کے بعد معاشرے اور زبانیں سامنے آئیں۔ انسانوں نے ڈھانچے تیار کئے اور اتحاد بنائے۔ انسان سوچ سکتے ہیں جس نے انسان کو دیگر جانداروں پر برتری حاصل کرنے میں مدد دی۔ عظیم تہذیبیں انسانی فراست اور نئے تصورات کے جنم لینے کی صلاحیت کا نتیجہ تھیں۔ اگرچہ زمین پر انسانوں کی کامیاب بقاء کی ایک وجہ ترقی کے عمل اور نئے خیالات ابھارنے کی صلاحیت ہے لیکن بعض اوقات انسانوں نے نئے خیالات اور نئی سوچ کو سخت ہاتھوں سے نمٹنے کی کوشش کی ہے۔ انسان نے مخالف رائے کو ہمیشہ مسترد کیا۔ لیکن کچھ نظریات کی افادیت کو جاننے کے بعد انہیں قبول کیا۔

بعض معاشرے نئی ایجادات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لئے وہاں نئی سوچ پیش کرنے والوں نے ہر قسم کے حالات کا سامنا کیا۔ نئے خیالات جب عوام الناس کے منظور شدہ خیالات کے برعکس نکلے تو پھر انہیں زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا انہیں کو دھمکیاں بھی ملیں اور کچھ نے تو اپنی جان بھی گنوائی۔ گلیلیو گلیلی کو صرف اس لئے قید کیا گیا کیونکہ اس نے کوپرنیکس تھیوری کی حمایت کی تھی۔ کوپرنیکس نے کہا تھا کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اس نظریے کی حمایت کرنے پر گلیلیو کو نظر بند کیا گیا۔ گلیلیو کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ اس کے نزدیک یہ نظریہ ان کی قدیم سوچ کے منافی تھا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین نظام شمسی کا مرکز ہے۔ آج، یہ سائنسی طور پر ثابت شدہ حقیقت ہے کہ نظام شمسی کا مرکز سورج ہے اور گلیلیو کو ایک حقیقت کی حمایت کرنے کی سزا دی گئی۔ آئزک نیوٹن نے جب زمین کی کشش ثقل دریافت کی تو لوگوں نے سختی سے مخالفت کی۔ اس پر ہنستے، اور کہتے تھے کہ اگر زمین میں کشش ثقل ہیں جو ہر چیز کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تو پھر پرندے ہوا میں کیسے اڑتے ہیں۔ وہ کیوں گرتے نہیں؟

یونانی فلسفی سقراط کو محض اس لئے موت کی سزا دی گئی کیونکہ وہ اپنے دور کے لوگوں سے مختلف سوچتا تھا۔ اس پہ الزام لگایا گیا کہ وہ نوجوانوں کے ذہنوں کو خراب کرتا ہے۔ سقراط کے خیالات عام انسانوں کی سمجھ کی سطح سے آگے تھے۔ لوگوں نے اسے برداشت نہیں کیا اور اس کے خلاف مہم چلائی لیکن آج ہم انہیں انسانی تاریخ کے ذہین ترین افراد میں سے ایک مانتے ہیں۔ انہیں فلسفہ میں ایک عظیم اہمیت حاصل ہے۔ نہ صرف عظیم مفکرین لیکن بہت سے سائنس دانوں اور صوفیا کرام کو بھی اپنے خیالات اور نظریات کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ان کے نظریات عوام الناس کے نظریات کے ساتھ تصادم میں تھے۔ پرنٹنگ پریس یوہانس گوٹن برگ کی طرف سے ایجاد کیا گیا تھا۔ یورپی ممالک نے اس ایجاد سے کافی فائدہ اٹھایا۔ لیکن ایک طبقے نے اسے مسترد کرتے ہوئے لوگوں کو اس سے دور رہنے کی ہدایت کی، خاص طور پر مذہبی کتابوں کے لیے اس کے استعمال سے گریز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مولانا جلال الدین رومی عظیم ولی تھے۔ ان کی تخلیقات ایک سو سے زائد ممالک میں نصاب کا حصہ ہیں۔ اپنے استاد شمس تبریز کے ساتھ اپنے صوفیانہ سفر کا آغاز کرتے وقت انہیں بھی سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ محبت کی علامت مانے جانے والے رومیؒ کو دانش کی بلند ترین چوٹیوں تک پہنچنے کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ برصغیر کے صوفیا کرام اور مشہور شعراء کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ صوفی شاعر بابا بلھے شاہ اور شاہ عبداللطیف بھٹائی کو اپنے فلسفیانہ سفر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ علامہ محمد اقبال کو بھی ان کی مشہور نظم 'شکوہ' کے لیے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا اور انہوں نے پھر 'جواب شکوہ' لکھی۔

کہا جاتا ہے کہ جب امیر تیمور نے فارس پر حملہ کیا، تو فارس کے دانش ور اور علماء کو اس کے سامنے لانے کے لیے کہا گیا۔ فارس کے دانش ور مسلم دنیا میں مشہور تھے، اس لیے امیر تیمور ان کے ساتھ ایک مکالمہ کرنا چاہتا تھا۔ ان کے ساتھ مکالمہ کرنے کے بعد امیر تیمور رنجیدہ ہوئے۔ ان کے مطابق ان لوگوں میں حکمت کا فقدان تھا۔ پھر کسی نے انہیں بتایا کہ فارس کے بعض دانشوروں کی مزاحمت کی گئی تھی، وہ اپنی سلامتی کے لیے چھپے ہوئے ہیں۔ امیر تیمور نے انہیں تلاش کرنے کا حکم دیا۔ فارس کے عظیم شاعر اور دانش بشمول حافظ شیرازی کو پیش کیا گیا۔ امیر تیمور ان کے دانش سے متاثر ہوئے۔ پھر امیر تیمور نے دریافت کیا کہ ایسے عظیم دانش وروں پہ کیوں الزامات جاری ہوئے۔ حافظ شیرازی نے جواب میں بتایا کہ جب یہ دانش ور اپنے طریقے سے کائنات اور خدا کی تخلیقات کے بارے میں بات کرتے ہیں تو لوگ بجائے ان کی بات سمجھنے کے، الزام دیتے ہیں۔

اب دنیا ایک ایسی شکل میں ہمارے سامنے ہے جہاں ہر شخص اپنے اختیار کے مطابق ظالم ہے جس کی واضح مثالیں ہمیں ہر ملک میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ صبح آنکھ کھولتے ہی کوئی نیا واقعہ ہمیں خوش آمدید کہتا ہے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ایسے واقعات کے پیچھے معاشرے میں بڑھتی ہوئی عدم برداشت اور انتہا پسندی کی شدت اختیار کرنے والی لہر ہے جو آہستہ آہستہ شدت پسندی کے دامن کو چھوتی ہے اور تشدد کی سرگرمیوں کو جنم دیتی ہے۔ جس معاشرے میں ہم رہ رہے ہیں یہاں کسی پر تشدد کرنا، جائیداد کے تنازعے یا غیرت کے نام پر قتل کرنا ایک روایت بن چکی ہے جو بظاہر عدم تشدد یا برداشت سے لاعلمی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ شدت پسندی یا عدم برداشت ہمیں وراثت میں ملی ہے یا یہ موجودہ حالات اور وقت کی دین ہے؟ اگر ہم ماضی پر نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے مناظر سامنے آجائیں گے جس کے پیچھے کم علمی اور غیروں کی خوشامد کا بھی ہاتھ ہے۔

لفظ دشمنی بذات خود ایک فتنہ فساد کا حصہ ہے اسے سنتے ہی نفرت، قتل و غارت فتنہ فساد برائی جیسے عکس ذہن میں گردش کرنے لگتے ہیں۔ خاندانی دشمنی جس طرز انداز میں بھی ہو یہ نفرت کو جنم دیتی ہے اور رشتوں میں فاصلے پیدا کرتی ہے اور جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو اسلام نے نفرت قتل و غارت فتنہ فساد پھیلانے سے منع کیا ہے اور اسلامی بھائی چارے اور امن کا درس دیا ہے۔ جب خاندانی دشمنی کا ذکر آتا ہے تو یہ وہ فساد ہے جو نسل در نسل چلتا رہتا ہے اور نفرت اور قتل و غارت کا سبب بنتا جاتا ہے، خاندانی دشمنی کی بڑی وجوہات جہالت اور شعور کی کمی ہے۔ خاندانی دشمنی پر اگر تحقیق کی جائے تو اس کے آغاز کی وجہ عام معمولی سی بات ہوتی ہے جیسا کہ کسی زمین میں پانی کی ترسیل پر دو خاندانوں کا آپس میں جوں توں ہو جائے یا پھر زمین کی مٹی پر جھگڑا ہو جاتا ہے کہ یہ میری زمین کی مٹی ہے اس کو نہ اٹھایا کرو۔ اس طرح پیسوں کے لین دین کی وجہ سے بھی تنازعات سامنے آجاتے ہیں یا پھر بچپن کے رشتوں سے انکار کی وجہ بھی خاندانی دشمنی کا باعث بن جاتی ہے، مطلب خاندانی دشمنی کا آغاز معمولی باتوں سے ہو جاتا ہے مگر بگڑتے بگڑتے یہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے اور پھر نسل در نسل تباہی کا باعث بنتا جاتا ہے۔

خاندانی دشمنی ہر جگہ ہوتی ہے مگر قبائلی علاقوں میں اس وجہ سے خاندان صفحہ ہستی سے مٹ جاتے ہیں اس دشمنی میں پہلے عام سی بات کو لے کر ضد اور انا کا مسئلہ بنا لیا جاتا ہے اور پھر اس ضد اور انا کی وجہ سے بات قتل و غارت تک پہنچ جاتی ہے اور ایک فریق نے کسی کو اگر قتل کر دیا تو دوسرا فریق پہلے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں اور پھر پہلے خاندان والے دوسرے خاندان والوں کو قتل کر دیتے ہیں یوں نسل در نسل یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ خاندانی دشمنی میں حریف خاندان کو کمزور کرنے کے لیے جو زیادہ طاقتور بندہ ہو اسی کو ہی ہدف بنایا جاتا ہے، اسی کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

بعض معاشروں میں بچوں کو جنگجوؤں کے طور طریقے دکھاتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جاتی ہے کہ تم ایک بہادر اور بندوق سے محبت کرنیوالے فرد ہو۔ ان کے ہاتھوں میں کھلونا نما اسلحہ تھما دیا جاتا ہے۔ بچے کو اسلحہ سے محبت ہونے لگتی ہے اور جب وہ بڑا ہو جاتا ہے تو وہ اسی اسلحہ سے اپنی نام نہاد بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے معمولی باتوں پر آدم زاد کی جان لے لیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں عدم برداشت کے بڑھتے رجحان کے پیچھے جھوٹی انا کی آبیاری کے اصول کارفرما ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ ہر فرد کو اس کی ذات، ہنر اور رنگ کے حساب سے اہمیت دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ان کی حیثیت کے حساب سے برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی ہوٹل میں خدمات انجام دینے والے افراد ہوں یا کسی ورکشاپ میں کام کرنے والا بچہ، کوئی سکیورٹی گارڈ ہو یا کسی سٹور کا سیلز مین، ان میں سے ہر شخص روزانہ کئی بار اپنے معاشرے کے دیگر نام نہاد مہذب افراد کی طرف سے برے رویے کو سہتا ہے جو یقیناً ان کے اندر بھی منفی جذبات کو جنم دیتا ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ عزت سے سر اٹھا کر جینے کا یہی طریقہ ہے کہ دوسرے کی عزت پیروں تلے روند دی جائے۔ ماہرین کے خیال میں عدم برداشت دراصل ہمارے اندر چھپی ہوئی مایوسی سے جنم لیتی ہے اور یہ مایوسی ہمارے نا تمام ارادوں اور نا آسودہ خواہشات کا نتیجہ ہوتی ہے۔ معاشرتی اصولوں یا تربیت کے باعث ہم بہت سے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے قاصر ہوتے ہیں۔ عدم تشدد کا فلسفہ انسان کو انسان دوستی، امن، بھائی چارے اور خدا کے مخلوق چاہے اس کا تعلق کسی اور مذہب سے ہی کیوں نہ ہو، اس سے محبت کرنے کا درس دیتا ہے۔ زیادہ تر، لوگ دوسروں کو اس وقت برداشت نہیں کرتے جب ان کی رائے ہماری رائے سے متصادم ہو۔ یہ لوگ اپنے خیالات سے متصادم رائے کا اظہار کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹنا چاہتے ہیں۔ منظور شدہ نظریات اور خیالات وقت کے ساتھ مقدس بن جاتے ہیں۔ اگر آپ ان کو چیلنج کرتے ہیں تو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

آج ہم جن کے کام کو سراہتے ہیں لیکن جب وہ زندہ تھے تب کیوں انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ اب بھی کئی معاشروں میں مختلف نظریات رکھنے والے افراد کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ لیکن دنیا میں ترقی اور خوش حالی ایسے لوگوں کی وجہ سے بھی ممکن ہوئی ہے جنہوں نے کچھ نیا سوچنے اور کرنے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ہمیں ایک ایسی دنیا کی تخلیق کرنی چاہیے جہاں ترقیاتی سوچ کو خیر مقدم کیا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے نہ کہ کچلا جائے۔ عدم برداشت کی ایک بڑی وجہ تعلیم اور شعور کی کمی ہے۔ آخر کب تک جہالت کی اندھیر نگری میں ہم انسانوں کو تباہ ہوتا ہوا دیکھیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ اب اس عمل سے نکل کر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- Long Term Discount
- Option to Opt for Air Ambulance
- Free health check-up

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus , BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BIAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,